صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 07 ستمبر 2012ء بمطابق 19 شوال 1433 ہجری بعد از دوپہر پانچ بجکر پچیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ

وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَٱخۡتَلَفُواْ مِنۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ ٱلۡبَيِّنَـٰتُۚ وَأُوْلَـٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيمٌO يَوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسۡوَدُّ وُجُوهٌۚ فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱسۡوَدَّتۡ وُجُوهُهُمۡ أَكَفَرۡتُم بَعۡدَ ذُوقُواْ إِيمَـٰنِكُمۡ فَٱلۡعَذَابَ بِمَا كُنتُمۡ تَكۡفُرُونَO وَأَمَّا ٱلَّذِينَ ٱبۡيَضَّتۡ وُجُوهُهُمۡ فَفِي رَحۡمَةِ ٱللَّهِ هُمۡ فِيهَا خَـٰلِدُونَO تِلۡكَ ءَايَـٰتُ ٱللَّهِ نَتۡلُوهَا عَلَيۡكَ بِٱلۡحَقِّۗ وَمَا ٱللَّهُ يُرِيدُ ظُلۡمًا لِّلۡعَـٰلَمِينَO وَلِلَّهِ مَا فِي ٱلسَّمَـٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۚ وَإِلَى ٱللَّهِ تُرۡجَعُ ٱلۡأُمُورُ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بین آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو قیامت کے دن بڑا عذاب ہو گا۔ جس دن بہت سے منہ سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے (ان سے خدا فرمائے گا) کیا تم ایمان لا کر کافر ہو گئے تھے؟ سو (اب) اس کفر کے بدلے عذاب (کے مزے) چکھو۔ اور جن لوگوں کے منہ سفید ہوں گے وہ خدا کی رحمت (کے باغوں) میں ہوں گے اور ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ خدا کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحت کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور خدا اہل عالم پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔ اور جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے اور سب کاموں کا رجوع (اور انجام) خدا ہی کی طرف ہے۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' : محترمہ نور سحر صاحبہ، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر12۔

جناب سپیکر: جی۔

* 12 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) مختلف اضلاع میں سرکٹ ہاؤسز اور ریسٹ ہاؤسز موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2011ء اور 2012ء کے دوران ہزارہ، پشاور، کوہاٹ اور ملاکنڈ ڈویژن میں کمشنر اور ڈی سی اوز کی زیر نگرانی سرکٹ ہاؤسز اور ریسٹ ہاؤسز میں کمروں کی تعداد اور ماہانہ آمدنی کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): جی ہاں۔

(الف) تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ کمشنر ہزارہ اور کمشنر پشاور کے تحت ڈی سی اوز کے زیر انتظام کوئی سرکٹ / ریسٹ ہاؤس موجود نہیں ہے۔

2۔ کمشنر کوہاٹ کے تحت ڈی سی او کوہاٹ اور ڈی سی او کرک کے زیر انتظام سرکٹ / ریسٹ ہاؤسز موجود ہیں جن کی تفصیل بمعہ وصول شدہ کرایہ دوران سال 12-2011ء کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرکٹ ہاؤس کرک

سرکٹ ہاؤس کرک کل 06 کمروں پر مشتمل ہے جس کی سالانہ آمدن -/171500 روپیہ ہے۔

کل کمرہ جات: 4

ماہانہ آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جولائی۔ -/8400 اگست۔ -/1200 ستمبر۔ -/7600 اکتوبر۔ -/5200 نومبر۔ -/15200

دسمبر۔ -/6400 جنوری۔ -/11200 فروری۔ -/34400 مارچ۔ -/19600 اپریل۔ -/32000

مئی۔ -/20000 جون۔ -/10000

سرکٹ ہاؤس(KDA) کوہاٹ

سرکٹ ہاؤس(KDA) کوہاٹ کی مالی سال 2011ء اور مالی سال 2012ء کے دوران آمدن کی تفصیل:
کل کمروں کی تعداد 10 ہے جن میں 4 کمرے صرف VVIPs کیلئے مخصوص ہیں جبکہ 6 کمرے عام بکنگ کیلئے ہیں:

تفصیل مالی سال 2011/2012			
مہینہ	آمدن	مہینہ	آمدن
07/2010	26000	07/2011	5000
08/2010	16000	08/2011	0
09/2010	17000	09/2011	7000
10/2010	55000	10/2011	11000
11/2010	11000	11/2011	18000
12/2010	16000	12/2011	11000
01/2011	10000	01/2012	3000
02/2011	1000	02/2012	36000
03/2011	14000	03/2012	16000
04/2011	4000	04/2012	51320
05/2011	1000	05/2012	0
06/2011	12000	06/2012	11000
G.Total	183000	G.Total	169320

3۔ کمشنر ملاکنڈ کے تحت ڈی سی اوز بونیر، شانگلہ، دیر پائیں، دیر بالا، سوات اور چترال کے زیر انتظام سرکٹ / ریسٹ ہاؤسز موجود ہیں جن کی تفصیل بمعہ وصول شدہ کرایہ دوران سال 12-2011ء درج ذیل ہے:

ضلع بونیر 1۔ سرکٹ ہاؤس ڈگر: اس میں کمروں کی تعداد 9 ہے جو کہ 2009ء سے پاک آرمی کے زیر استعمال ہے۔

2۔ ریسٹ ہاؤس طوطالئ: اس میں کمروں کی تعداد 2 ہے۔ جو کہ سول جج طوطالئ کے زیر استعمال ہے۔

ضلع شانگلہ: ضلع شانگلہ میں کوئی ریسٹ ہاؤس موجود نہیں۔

دیر پائیں: ضلعی انتظامیہ کی زیر نگرانی کوئی ریسٹ ہاؤس / سرکٹ ہاؤس موجود نہیں ہے تاہم ضلع دیر پائیں میں دو ریسٹ ہاؤسز، ایک بمقام تیمر گرہ اور دوسرا بمقام چکدرہ الموسوم فشنگ ہٹ چکدرہ موجود ہیں۔ مذکورہ ریسٹ ہاؤسز TMA تیمر گرہ کی زیر نگرانی ہیں۔

1۔ ریسٹ ہاؤس تیمر گرہ۔ اس میں کمروں کی تعداد 7 ہے اور مستقل رہائش پذیر افسران نہیں ہیں۔

2۔ فشنگ ہٹ چکدرہ۔ اس میں کمروں کی تعداد 7 ہے۔ مستقل افسران رہائش پذیر نہیں ہیں اور سال 2011 میں دونوں سے ٹوٹل -/2,49,300 روپے کرایہ کی مد میں وصول ہوئے ہیں۔

دیر بالا: ضلع دیر بالا میں پہلے سے کوئی سرکٹ ہاؤس اور ریسٹ ہاؤس ورثے میں نہیں ملے ہیں، البتہ ضلعی حکومت نے ابھی ایک ریسٹ ہاؤس بمقام پناکوٹ تعمیر کرنا شروع کر دیا ہے جو کہ تاحال مکمل نہیں ہوا ہے۔

سوات: 1۔ سرکٹ ہاؤس سیدو شریف۔ مذکورہ سرکٹ ہاؤس ضلع سوات میں کشیدگی کی وجہ سے پاک آرمی کے زیر قبضہ ہے۔

2۔ ریسٹ ہاؤس کالام۔ ریسٹ ہاؤس کالام پراونشل سیل پشاور کے زیر کنٹرول ہے جس کا ریزرویشن پشاور بلڈنگ سیل سے کیا جاتا ہے۔ سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن سوات کا اس میں کوئی دخل مداخلت نہیں ہے۔

ضلع چترال: ٹی ایم اے چترال کی زیر نگرانی کوئی کوئی سرکٹ ہاؤس موجود نہیں۔ دو ریسٹ ہاؤسز نزد گورنر کاٹیج چترال اور بمبوریت موجود ہیں۔ دونوں ریسٹ ہاؤسز دو دو بیڈ رومز اور ہال پر مشتمل ہیں جس میں کوئی مستقل آفیسر رہائش پذیر نہیں ہے۔ کوئی بھی فرد اجازت نامہ حاصل کر کے اور کرایہ ادا کر کے رہائش اختیار کر سکتا ہے۔ سال 2011ء میں دونوں سے ٹوٹل -/53,230 روپے کرایہ کی مد میں وصول ہوئے ہیں۔

2۔ ضلع چترال میں سی اینڈ ڈبلیو کی زیر نگرانی کوئی سرکٹ ہاؤس نہیں ہے۔ صرف ریسٹ ہاؤسز ہیں جو کہ درجہ ذیل مقامات پر واقع ہیں:

(i) ریسٹ ہاؤس گرم چشمہ (ii) ریسٹ ہاؤس بمبوریت (iii) ریسٹ ہاؤس بیریر (iv) ریسٹ ہاؤس دنین چترال (v) ریسٹ ہاؤس بونی (vi) ریسٹ ہاؤس مستوج، مذکورہ ریسٹ ہاؤسز میں کوئی مستقل رہائش پذیر نہیں ہے۔ منظوری پر چند دن کیلئے کرائے پر دی جاتی ہے۔ سال 2011ء کے دوران کل کرایہ مبلغ -/88,950 روپے وصول کئے گئے ہیں۔

ضلع ملاکنڈ: سرکٹ ہاؤس سابقہ پولٹیکل ایجنٹ ملاکنڈ بمقام ملاکنڈ قلعہ۔ مذکورہ سرکٹ ہاؤس حالات کی کشیدگی کی وجہ سے ابھی تک پاک آرمی کے زیر استعمال ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سپیکر صاحب، اس میں میری سپلیمنٹری ہے کہ انہوں نے صاف انکار کیا ہے کہ ہمارے پاس کمشنر ہزارہ اور کمشنر پشاور کے تحت کوئی ڈی سی اوز کے زیر انتظام سرکٹ / ریسٹ ہاؤس موجود نہیں ہے، تو کیا ان سے میں پوچھ نہیں سکتی کہ ایبٹ آباد کمشنر ہاؤس میں اب بھی سرکٹ ہاؤس موجود ہے

آپ اسمبلی کے 'تھرو' ابھی ان سے پوچھیں کہ سرکٹ ہاؤس ہے کہ نہیں ہے؟ تو یہ کسطرح انکار کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نہیں ہے؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی مفتی جانان صاحب۔

<u>مفتی سید جانان:</u> بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زه صرف دا گزارش کوم، دا دوئ چې کوم تفصیل راکړے دے د دې تفصیل څه ثبوت شته، څه رسید یا مطلب دا دې څه داسې شے شته دے چې دا هسې ئے لیکل کړی دی چې دا دا تفصیلونه دی؟

<u>جناب سپیکر:</u> دا څه شے دے؟

<u>مفتی سید جانان:</u> چې دا کوم دوئ آمدن مونږ ته ښودلے دے څه سرکټ هاؤس کرک کل چھ کمروں پر مشتمل ہے جس کی سالانہ آمدن -/1,71,500 روپئ دی او لاندې ئے جی "ب" کښې لیکلی دی، سرکٹ ہاؤس (کے ڈی اے) کوہاٹ میں مالی سال 2011 اور مالی سال 2012 کے دوران آمدن کی تفصیل، دوئ جی لیکلی دی 2011 کښې -/1,69,320 روپئ او 2012 کښې -/1,83,000 روپئ شوې دی۔ د دې جی څه ثبوت شته دے، مطلب دے چې څه رسید مسید، که هسې دوئ جمع کړی دی؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

<u>ڈاکٹر ذاکر اللہ خان:</u> جی په (ج) جز کښې دیر پائیس ئے لیکلې دے، وائی چې یو ریسټ هاؤس په تیمرگره کښې دے او یو په فشنګ هټ چکدره کښې۔ زه جی دا تپوس کول غواړم چې زمونږ چکدره پخپله باندې ټی ایم اے دے او دا د تیمرګرې سره اوس د هغوی زیر نګرانی چلیږی، نو منسټر صاحب دا اراده لری چې دا زمونږ دې نوې ټی ایم اے ته د، د چکدرې دا فشنګ هټ، دا چې کوم ریسټ هاؤس دے، دا هم دیر ته دغه کړی، حواله کړی ورته؟

<u>جناب سپیکر:</u> جی جاوید عباسی صاحب۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی:</u> Thank you very much۔ یہ بڑا Important Question ہے اور جو اس کا جواب آیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کے ساتھ غلط بیانی کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ایبٹ آباد میں، ہزارہ میں تو جناب سرکٹ ہاؤس جو چل رہا ہے، اس کے تین کمرے ڈی سی او ایبٹ آباد اور دو کمرے جو ہیں، وہ کمشنر ایبٹ آباد جو ہے، وہ الاٹ کرتے ہیں، وہ بڑے عرصے سے یہ چل رہا ہے تو یہ

میں سمجھنا چاہتا ہوں کہ انہیں یہ بات چھپانے کی کیا ضرورت تھی کہ انہوں نے کہا ہے کہ وہاں سرکٹ ہاؤس ایبٹ آباد میں موجود نہیں ہے؟ اس کی ذرا وضاحت بتائیں۔ جناب سپیکر، میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کو یہ غلط بیانی کی گئی ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: شکریہ سر۔ یہ میرے خیال سے ہزارہ کے متعلق دونوں جانب سے جو ہے، یہ اٹھے ہیں۔ ریسٹ ہاؤسز ہیں، سرکٹ ہاؤسز ہیں لیکن زیر انتظام کمشنر کے نہیں ہیں، یہ بات ہے اور۔۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: اگر یہ کمشنر کے ماتحت نہیں ہے تو ڈی سی او کے ماتحت ہے؟

<u>وزیر قانون</u>: ڈی سی او کا تو ہم۔۔۔۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: اور اگر ان دونوں کے ماتحت نہیں ہے، ڈی سی او کے ماتحت اور نہ کمشنر کے ماتحت ہے تو اگر ان دونوں کے ماتحت نہیں ہے تو پھر کس کے ماتحت ہے؟

<u>وزیر قانون</u>: ایسا ہے جی کہ آپ کو اگر ڈیٹیلز، ایک تو وہ ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹری بھی بیٹھا ہوا ہے، اگر ان سے معلومات لینا چاہیں تو وہ آپ کو بریک میں بتا سکتے ہیں اور Otherwise اگر یہ سوال جاتا ہے کمیٹی میں تو اس پہ بھی ہمیں اعتراض نہیں ہے۔

<u>جناب محمد جاوید عباسی</u>: اچھی بات ہے، یہ کمیٹی میں جائے۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، کمیټئ ته ئے حواله کړئ جی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Again, Noor Sahar Sahiba, Question number?

<u>محترمہ نور سحر</u>: سوال نمبر سر، دیکښې دوه فګرز ورکړی دی، یو 13 دے او یو 62 دے۔ اوس پته نشته چې کوم یو دے؟ زما خیال دے 13 دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: 13، په ایجنډا باندې 13 دے؟

<u>محترمہ نور سحر</u>: جی جی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: سر، او دیکبنې دوه درې سپلیمنټری دا دی، یو خو دوئ دا چې کوم فګر ورکړے دے ،آمدن کی فگر جو ہے، فرسټ پیج باندې نو دیکبنې دومره تضاد دے چې دوئ یو ځائے کبنې لکھونو کبنې خبره کوی 196092 خبره کوی او بل ځائے کبنې دوئ د بیس لاکھ خبره کوی نو چې یو لاکھ کبنې، دې لاندې تاسو وګورئ 80 کروړ کبنې خبره کوی او بل ځائے کبنې دوئ ساټھ کروړ کبنې خبره کوی نو په یو لاکھ کبنې دوئ بیس کروړ د پاسه Above amount ښودلے دے۔ دا فګر خو بالکل غلط دے ، دې سره خو زه اتفاق نه کوم۔ بل ځائے کبنې دے سیکنډ پیج باندې تاسو وګورئ، دوئ چې کوم ځائے کبنې آمدن لیکلے دے ، دوئ دا نه دی لیکلی چې دا آمدن مونږ ته د فروخت نه راغلے دے ، آیا دا د پیئو نه راغلے دے ، آیا دا د انډو نه راغلے دے ، د څه نه راغلے دے ؟ د دې هم دوئ پوره ډیټیل نه دے ورکړے۔ دریم پیج باندې وګورئ چې دوئ دا هم نه دی وئیلی چې مونږ کتنا مالی سال کے ، 2007-2008 دا ټول خو ئے ښودلی دی، دودھ کی آمدنی ئے ښودلې ده، خو کتنا دودھ دیا؟ د دودھ ډیټیل ئے نه دے ښودلے ، نو دا درې کوئسچنې زما سپلیمنټری دی سر۔

جناب سپیکر: جی۔آنریبل منسٹر صاحب تو نہیں ہیں، کیا کریں؟

ایک رکن: پینڈنگ۔

جناب سپیکر: پینڈنگ۔جی سردار اورنگزیب خان نلوٹھا صاحب، سوال نمبر؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سوال نمبر 44۔

جناب سپیکر: جی۔

* 44 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر انتظامیہ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ نے بینوولنٹ فنڈ سیل کے زیر اہتمام سرکاری ملازمین کیلئے بلا سود قرضہ سکیم برائے گھر کی تعمیر، موٹر سائیکل وسائیکل ایڈوانس شروع کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قرضہ سکیم کی مد میں سول سیکرٹریٹ، چیف منسٹر سیکرٹریٹ اور گورنر سیکرٹریٹ کے ملازمین کیلئے فنڈز بھی مختص کئے گئے ہیں جبکہ اسمبلی سیکرٹریٹ کو ایک ذیلی محکمہ (Attach Department) کے طور پر شامل کیا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2010 سے 2012 کے دوران سول سیکرٹریٹ، چیف منسٹر سیکرٹریٹ اور گورنر سیکرٹریٹ اور صوبائی اسمبلی سمیت دیگر ذیلی اداروں (Attach Departments) کیلئے مذکورہ سکیم میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا تھا، ہر سال کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) نیز صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو بطور ذیلی محکمہ (Attach Department) میں شامل کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی نہیں، حقیقت یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کیلئے اس قرضے کی سہولت محکمہ خزانہ کے زیر اہتمام فراہم کی گئی ہے۔ بینوولنٹ فنڈ سیل صرف درخواستوں کی وصولی اور قرعہ اندازی کی خدمات انجام دیتا ہے۔

(ب) محکمہ خزانہ 2012-2009 سے دو علیحدہ فنکشنل ہیڈ (Functional Head) میں فنڈ مذکورہ سکیم کے تحت جاری کرتا ہے۔ مذکورہ فنکشنل ہیڈز درج ذیل ہیں۔

1۔ سول سیکرٹریٹ ملازمین۔ 2۔ جنرل ایمپلائز

چونکہ بینوولنٹ فنڈ سیل محکمہ جات اور ان کے ذیلی اداروں کا تعین نہیں کرتا لہذا اس ضمن میں کوئی وضاحت دینے سے معذور ہیں۔

(ج) (i) سال 2010 سے 2012 کے دوران مذکورہ سکیم میں مختص فنڈ کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے:

مالی سال	سول سیکرٹریٹ ایمپلائز	جنرل ایمپلائز
2009-10	1 کروڑ	3 کروڑ
2010-11	2 کروڑ	4 کروڑ
2011-12	5 کروڑ	4 کروڑ

ثبوت کے طور پر سال 2010 سے 2012 کے محکمہ خزانہ کے Sanction Orders کی کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئی۔

(ii) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ بینوولنٹ فنڈ سیل محکمہ جات اور ان کے ذیلی اداروں کا تعین نہیں کرتا لہذا اس ضمن میں کوئی وضاحت دینے سے معذور ہے۔ اس ضمن میں تفصیلی وضاحت محکمہ خزانہ فراہم کر سکتا ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Any supplementary?
<u>Sardar Aurangzeb Nalotha:</u> Yes.

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحب! میں نے اس سوال میں یہ وضاحت مانگی ہے کہ سال 2010ء سے 2012ء کے دوران سول سیکرٹریٹ، چیف منسٹر سیکرٹریٹ اور گورنر سیکرٹریٹ اور صوبائی اسمبلی سمیت دیگر ذیلی اداروں اور Attached Departments کیلئے مذکورہ سکیم میں کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے؟ تو انہوں نے جو تفصیل دی ہے 10-2009 کی اور 11-2010 کی اور پھر 12-2011 کی، اس میں سول سیکرٹریٹ ایمپلائز کیلئے پانچ کروڑ روپیہ اور جنرل ایمپلائز کیلئے چار کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے۔ تو جناب سپیکر، یہ تمام ملازمین سے بحصہ برابر بینوولنٹ فنڈ کاٹا جاتا ہے تو یہ جو سول سیکرٹریٹ ایمپلائز ہیں، ان کی تعداد زیادہ سے زیادہ تقریباً دس سے پندرہ ہزار ہوگی اور جنرل ایمپلائز میں صوبہ بھر کے ملازمین آتے ہیں ان کیلئے چار کروڑ روپیہ اور سول سیکرٹریٹ کیلئے پانچ کروڑ روپیہ، تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ذرا منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں کہ کیا یہ دوسرے ملازمین کے ساتھ زیادتی نہیں ہے؟ اور پھر میرا دوسرا ضمنی کوئسچن یہ ہے جی کہ صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو بطور ذیلی محکمہ (Attached Department) شامل کرنے کی وجوہات بتائی جائیں؟ تو انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ اس ضمن میں کوئی وضاحت دینے سے معذرت اختیار کی ہے اور اس ضمن میں تفصیلی وضاحت محکمہ خزانہ فراہم کر سکتا ہے۔ تو جناب سپیکر، جب بھی کسی فائدے کی بات ہوتی ہے تو فنانس ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ انتظامیہ صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو Attached Department کیساتھ لکھتے ہیں تو وہاں پہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اتنا زور آور، سپیکر صاحب، اس ہاؤس کے ہونے کے باوجود اگر صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کو Attached Department کے طور پر لکھا جائے تو یہ زیادتی ہے۔ میں یہ چاہونگا کہ آپ رولنگ دیں کہ صوبائی اسمبلی خود مختار ایک ادارہ ہے، تو اس پہ ملازمین کو بھی سول سیکرٹریٹ، سی ایم سیکرٹریٹ اور گورنر سیکرٹریٹ کے برابر مراعات دینی چاہئیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نور سحر بی بی۔

نکتہ اعتراض

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب! یہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ Attached Department سے کس طرح انکار کرتے ہیں، حالانکہ لکھ کر آیا ہوا تھا کہ یہ Attached Department ہے۔ اب یہاں پر یہ انکار کرتے ہیں تو جناب سپیکر، آئین کے آرٹیکل (b)121 اور 127 کے تحت تو یہ ایک آئینی سیکرٹریٹ ہے تو یہ اس سے انکار کس طرح کر رہے ہیں کہ یہ Attached Department ہے؟ اگر یہ Attached Department ہے تو پھر اس میں تضاد اتنا بڑا کیوں ہے؟ یا تو یہ انکار نہ کریں اور یا ہمیں تضاد کی وجہ بتائیں کہ اتنا تضاد کیوں ہے کہ گورنر سیکرٹریٹ کو تو یہ مانتے ہیں، سول سیکرٹریٹ کو، اسمبلی سیکرٹریٹ کو یہ نہیں مانتے، کہتے ہیں Attached Department نہیں ہے، تو اگر Attached Department نہیں ہے تو پھر اس کا ہمیں بتائیں کہ یہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: شاہ حسین خان۔ شاہ حسین خان صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب شاہ حسین خان: دېکښې جی داسې ده چې دوئ د آئین حواله هم ورکړله او نلوټها صاحب بنه په تفصیل سره خبره وکړله۔ نن ستاسو صرف رولنگ پکار دے چې دا Attached Department نه دے بلکه دا یو خود مختار سیکرټریټ دے۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه جی۔ دیکښې بل څه کوئسچن خو نه وو سپلیمنټری؟ هن۔

وزیر قانون: نور سپلیمنټری نشته دے۔

جناب سپیکر: نه نه، هغه نه بنایم۔ دوئ یو سوال کړے وو چې پانچ کروړ او چار کروړ والا، دا چا کړے وو؟

ایک رکن: سردار نلوٹھا صاحب۔

جناب سپیکر: ہاں سردار نلوٹھا، آپ نے، رولنگ تو میں بالکل، واضح رولنگ Reserve کرتا ہوں، پرسوں دیدونگا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ سر، یہ چونکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن ابھی اسمیں کوئی سپلیمنٹری سوال تو نہیں ہے نا۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپلیمنٹری یہ ہے جی کہ جو میں نے پوچھا ہے کہ یہ سول سیکرٹریٹ ایمپلائز کے پانچ کروڑ روپے انہوں نے رکھے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: هغه وائی چې ډيرې او دوئ دا وائی لږې دی، دا څه؟-----

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور جنرل ایمپلائز جس میں پورے صوبے کے ملازمین آتے ہیں، ان کیلئے چار کروڑ روپیہ، تو یہ زیادتی نہیں ہے جنرل ایمپلائز کے ساتھ؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔ آن کریں آنریبل لاء منسٹر صاحب کا مائیک۔

وزیر قانون: مونږه جی نلوتها صاحب، میں اردو میں بات کرونگا، نلوٹھا صاحب کا جو کوئسچن ہے اور پھر ان کی جو Suggestions ہیں، وہ بالکل اتفاق کرتے ہیں اس کے ساتھ اور اس حوالے سے جو ہے فنانس اور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹس کو یہ ہدایات ہیں ہماری طرف سے کہ یہ آپس میں میٹنگ کرلیں تو یا اسمبلی ایمپلائز کو سول سیکرٹریٹ ایمپلائز کی کیٹگری میں اگر لانا چاہیں اور یا کوئی Special dispensation کرکے ان کیلئے فنڈز Allocate کریں تاکہ یہ لوگ Benefit حاصل کریں۔ دو آپشنز ہیں جی اس کے-----

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: یا تو ان کو بٹھا کر ہم یہ فیصلہ کرلیتے ہیں کہ یہ کیٹگری اگر Change ہوسکتی ہے، صوبائی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کے جو ایمپلائز ہیں، اگر ان کی Status یہ سول سیکرٹریٹ ایمپلائز میں لانا چاہتے ہیں تو وہ ایک طریقہ کار ہے یا As a special dispensation کوئی فنڈز کیلئے ہم سپیشل ریکویسٹ کرلینگے صوبائی اسمبلی کے سیکرٹریٹ کیلئے۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، اس پہ تو یہ کانسٹی ٹیوشن بڑا کلیئر ہے، کانسٹی ٹیوشن کا 87:

"**Secretariats of Majlis-e-Shoora (Parliament).** Each House shall have a separate Secretariat"

بس اس سے بڑی اور کیا، کانسٹی ٹیوشن بہت کلیئر ہے اس میں کہ یہ ایک Separate ادارہ ہے، سیکرٹریٹ Independent ادارہ ہے، Attached Department نہیں ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی آگے نور سحر صاحبہ، کوئسچن نمبر؟ جلدی جلدی کریں، آج لیجسلیشن جی بہت ہے۔ جی نور سحر بی بی، سوال نمبر؟

محترمہ نور سحر: سر، کوئسچن نمبر 91۔

جناب سپیکر: جی۔

* 91 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ سول سیکر ٹریٹ میں آنے والے مہمانوں کے نام، پتہ، آنے کامقصد، شناختی کارڈنمبراور موبائل کااندراج گیٹ پر ہوتاہے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ مورخہ 30-05-2011 کو سیکر ٹریٹ میں کلاس فور ملازمین کے مابین لڑائی ہوئی تھی جس میں باہر کے لوگوں نے بھی حصہ لیا تھا؛

(ج)اگر (الف)اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مورخہ 30-05-2011 کو آنے والے مہمانوں کے نام، پتہ اور مقصد کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مورخہ 30-05-2011 کے واقعہ میں ملوث افراد کے نام، پتہ اوران کے خلاف کیاکارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان(وزیراعلیٰ) (جواب وزیرقانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔ مورخہ 30-05-2011 کو سول سیکر ٹریٹ میں کلاس فور ملازمین کے مابین لڑائی ہوئی تھی، اس ناخوشگوار واقعے میں کلاس فور ملازمین کے کچھ نمائندے اور ان کے رشتہ دار شامل تھے۔ CCTV Photage کی بنیاد پر محکمانہ کارروائی کی گئی اوراس جھگڑے میں ملوث تین افراد کو ملازمت سے فارغ کیا گیا۔اس واقعے کی رپورٹ مقامی پولیس کو بھی کی گئی ہے۔

(ج) مورخہ 30-05-2011 کو آنے والے مہمانوں کی لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔ ملازمین میں جن افراد نے لڑائی میں حصہ لیا تھا،ان کو باقاعدہ انکوائری کے بعد نوکری سے برخاست کیا گیاہے۔اس ناخوشگوار واقعے کی Photage موجود ہے جس کی ایک سی ڈی جواب کے ساتھ ایوان کو فراہم کردی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، پانچ نو لوگوں کے نام دیئے ہوئے ہیں کہ وہ اس دن آئے تھے جس دن وہ لڑائی ہوئی تھی۔ آیا اتنے بڑے سیکر ٹریٹ میں آپ یقین کر سکتے ہیں کہ نو لوگ آئے ہونگے،اس دن نو لوگ آتے ہیں؟ دوسرا میں حیران ہوں کہ یہ سیکورٹی کامسئلہ ہے اوران سے اتنے لوگ بھاگے کس طرح، چار گیٹس ہیں ہمارے سول سیکر ٹریٹ کے، اس وقت فوراً آرڈر کیوں نہیں ہوا کہ چاروں گیٹوں کو بند کردیں تاکہ کوئی بھی باہر نہ جاسکے؟ لوگ بھاگ گئے، ان کے پیچھے یہ بھاگ رہے ہیں، ان کے پیچھے یہ انکوائری کررہے ہیں، وہ اس وقت بھاگے کس طرح؟ اگر سیکیورٹی اور لاء اینڈ آرڈر کامسئلہ ہے تو چاروں دروازوں کواس وقت بند کرنا چاہیئے تھا۔ دوسرا یہ ڈیٹیل انہوں نے غلط دی ہے کہ نو بندے آئے تھے، آیا

اتنے بڑے سیکرٹریٹ میں صبح سے لیکر شام تک نوبندے آتے ہیں، کتنے سیکرٹری وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں، کتنے منسٹرز وہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں؟تو یہ تو میں یقین نہیں کر سکتی۔

جناب سپیکر: بی بی، بات ایسی ہے کہ یہ جواب تو بڑا کلیئر نظر آ رہا ہے کہ Photage بھی اس کی Attached ہے، آپ کا اس میں اور کیا مطلب ہے، آپ کیا چاہتی ہیں؟

محترمہ نور سحر: سر، مسئلہ یہ ہے کہ سیکورٹی والوں سے یہ بندے بھاگے کس طرح، انہوں نے اس وقت گیٹس فوراً بند کیوں نہیں کئے؟ دوسرا انہوں نے جو نوبندوں کی ڈیٹیل دی ہے تو میں کیا کوئی بھی یقین نہیں کر سکتا کہ سول سیکرٹریٹ میں پورے دن میں صرف نوبندے آئے ہوں، تو یہ کو کمیٹی کے حوالے کر دیں تاکہ اس کی انکوائری ہو سکے۔ یہ تو سیکورٹی وائز ہے اس سیچویشن میں اس طرح کس طرح ہو سکتا ہے کہ نوبندے سارے دن میں آئے ہونگے؟

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے تو ٹھیک ٹھاک ایکشن بھی لیا ہے۔

محترمہ نور سحر: سیکورٹی کے خلاف ایکشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں اس میں ٹھیک، اور اس سے زیادہ ایکشن کیا لینگے جو Termination بھی ہوئی ہے اور وہ بھی ہوئی ہے؟ دوسرا جو جھگڑے والی Photage ہے، اس کی سی ڈی بھی Attached ہے، ساتھ ہے۔

محترمہ نور سحر: سر، Termination صرف تین بندوں کی ہوئی ہے سر۔

جناب سپیکر: ان کو یہ سی ڈی ادھر دکھائی جائے۔ جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: زما په خیال جی دا بی بی که لږ صحیح دا اووائی کنه جی، نو دوئ ته به پته ولګی چې سیریل نمبر 9 to 1 دے بیا آخر کښې لیکلی دی چې یره فنانس ډیپارټمنټ له 35 کسان راغلی دی، هغې پسې چې کوم اسټیبلشمنټ آفس دے هغې کښې 29 دی، هغې پسې ایوب اشاړی صاحب 20 دی، بشیر بلور صاحب 43 پی ډی ایم اے 73 او همایون خان 38 مختلف، شیراعظم خان 48۔ دا لسټ ورسره بیا بیل لګیدلے دے نو چې دا اووایئ، نو مطلب۔۔۔۔

جناب سپیکر: Attached list آپ پڑھ لیں تو اس میں سب کے سامنے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، جواب میں لکھا ہے کہ اس واقعے کی Photage موجود ہے جس کی ایک سی ڈی جواب کے ساتھ لف ہے۔ تو مطلب ہے کہ اگر آپ کے سیکرٹریٹ کو دی گئی ہو تو ہمیں پتہ نہیں ہے، ہمارے پاس جواب میں تو نہیں ہے؟

جناب سپیکر: سی ڈی آئی ہے، نہیں آپ کو سی ڈی ملی ہے ؟

محترمہ نور سحر: نہیں سر، مجھے نہیں ملی ہے۔

جناب سپیکر: تو پھر سی ڈی کس کو دی گئی ہے، جو اس جواب میں دی گئی ہے ؟

محترمہ نور سحر: سر، یہ تو 'لف' کے الفاظ ہیں جو آپ کہہ رہے ہیں، مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہے سی ڈی کا۔

جناب سپیکر: یہ جواب میں تو کھلا کھلا لکھا ہے کہ CD Attached ہے۔

محترمہ نور سحر: تو سر، نہیں ہے سی ڈی ہمارے پاس، کس کے پاس ہے سی ڈی؟ سر، اسے کمیٹی کو ریفر کر دیں، وہاں پر سی ڈی دکھائی جائیگی۔

(اس مرحلہ پر سی ڈی محرک کے حوالہ کی گئی)

جناب سپیکر: آپ پلیز ذرا In order رہیں۔ مجھے تھوڑا سا، ایک کوئسچن میں Sense ہو نا کہ کمیٹی کو جانے کیلئے کچھ میٹریل کیا ہے، کیوں بھیجا جائے ؟

محترمہ نور سحر: میں ابھی بتاتی ہوں۔ ایک تو سیکورٹی وائز، یہ بندے اندر کس طرح ہوئے، وہاں پر ہر ایک بندے کا نام لکھا جاتا ہے اور اس کی تفصیل لکھی جاتی ہے، اس طرح غلط بندے وہاں اندر کیوں چلے گئے ؟ دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے تین بندوں کو Terminate کیا ہے، لڑائی جو تھی وہ بہت بڑی لڑائی دکھائی گئی، تو آیا تین بندوں کی یہ لڑائی ہوئی ہے ؟ تو یہ ساری انکوائری ہو گی، وہ کمیٹی میں جائے گا، وہاں پر یہ ثابت ہو گا کہ کیا ہوا ہے کیا نہیں ہوا ہے، آیا انہوں نے چار گیٹ اسی وقت بند کیوں نہیں کئے ؟ لڑائی کے دوران ان کو گیٹس بند کرنے چاہئیں تاکہ بندے باہر ہی نہ نکلتے، ان کو بھاگنے کی کیا ضرورت تھی ؟

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔ سی ڈی ان کو دکھا دیں۔

وزیر قانون: سی ڈی یہ بھی ہے اور سی ڈیاں بھی اگر دیکھنا پسند کریں، وہ بھی دیدیں گے ان کو، لیکن بات یہ ہے کہ ایمپلائز ہیں سارے سیکر ٹریٹ کے اور وہ اگر باہر جائیں تو کون روک سکتا ہے ؟ مطلب یہ ہے کہ اندر آتے ہیں، سیکر ٹریٹ ملازمین ہیں، جنرل پبلک بھی اندر آتی ہے، باہر جاتی ہے، تو ایک جھگڑا ہو گیا اس سے یہ تو نہیں ہے کہ سب کو Seal کر دیں، کوئی باہر نہیں جائیگا، ایسا تو نہیں ہو سکتا۔ بس میرے خیال سے Satisfactory جواب ہے اور ان کو کبھی کبھی جو ہے Appreciation کرنی چاہیئے خصوصاً ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ کی کہ انکی کارکردگی بھی اچھی ہے اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مطلب یہ ہے کہ کمیٹی کو جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

وزیر قانون: نہیں جی، بالکل جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سی ڈی ان کو مہیا کی جائے تاکہ یہ خود دیکھیں رات کو، شام کو آرام سے بیٹھ کر وہ سی ڈی آپ دیکھ لیں۔ جی شاہ حسین صاحب، کوئسچن نمبر؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): د جھگړې ریکارډنګ شوے دے۔

جناب سپیکر: ایک میاں صاحب کو بھی دے دی جائے۔

وزیر اطلاعات: ما له جی ځکه راکړئ، سبا به اخبار کښې تاسو پسې راغلي وی، دا سی ډی ډیره بدنام وی نو ځکه زه وایمه چې که زه هم خبر یمه نو کار به ټهیک وی۔

جناب سپیکر: دا میاں صاحب! هغه سی ډی نه ده کومه چې تاسو ګنړئ، (قہقہہ) سی سی ٹی وی کوریج جہاں ہوتی ہے، کلوز سرکٹ۔ جی شاہ حسین خان، سوال نمبر؟

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر71۔

جناب سپیکر: جی۔

* 71 _ جناب شاہ حسین خان: کیا وزیر انتظامیہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پشاور میں سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ گھروں کی الاٹمنٹ قانون کے مطابق، منصفانہ، شفاف اور میرٹ کی بنیاد پر ہوتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ کے پاس کل کتنے گھر، فلیٹس، ریسٹ ہاؤسز اور کالونیاں ہیں، تمام کی تفصیل بمعہ گھروں کی تعداد فراہم کی جائے، نیز ان میں رہائش پذیر اہلکاروں کے نام، عہدہ، گریڈ، مکان کی قسم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ii) کتنے اہلکاروں کو Entitlement سے زیادہ / کم گھر الاٹ کئے گئے ہیں، نیز کتنے اہلکاروں کو والدین کی ریٹائرمنٹ پر انکے استحقاق سے بڑے گھر الاٹ کئے گئے ہیں؛

(iii) سال 2004 سے تاحال کتنے اہلکاروں کو وزیر اعلیٰ صاحبان کے احکامات پر گھر الاٹ کئے گئے ہیں؛ نیز حکومت گھروں کی الاٹمنٹ منصفانہ اور شفاف بنانے کیلئے کئی اصلاحات / اقدامات کر رہی ہے اور استحقاقات سے بالا مکانات کو خالی کرانے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) (i) محکمہ انتظامیہ کے پاس اس وقت مختلف درجات کے 1381 کوارٹرز، فلیٹس اور بنگلے ہیں جن میں رہائش پذیر افراد کے کوائف محکمے کے پاس موجود ہیں، اگر معزز رکن اسمبلی چاہے تو پیش کئے جا سکتے ہیں۔

(ii) والدین کی ریٹائرمنٹ پر مختلف اہلکاروں کو انکے استحقاق کے مطابق بغیر نمبر کے گھر الاٹ ہوتے ہیں۔ جو سرکاری افسران اپنے استحقاق (Entitlement) سے کم مکانات میں رہائش پذیر ہیں، انکی تفصیل محکمے کے پاس موجود ہے۔ اگر معزز رکن اسمبلی چاہے تو پیش کی جا سکتی ہے۔

(iii) سال 2004 کے بعد وزیر اعلیٰ صاحب کے احکامات پر جو الاٹمنٹ ہوئی ہے، اسکی تفصیل محکمہ کے پاس موجود ہے اور اگر معزز رکن اسمبلی چاہے تو پیش کی جا سکتی ہے۔ محکمہ انتظامیہ نے سرکاری گھروں کی الاٹمنٹ منصفانہ اور شفاف بنانے کیلئے مارچ 2010 میں وزیر اعلیٰ صاحب کی منظوری کے بعد پالیسی مرتب کی ہے جس کے تحت الاٹمنٹ کی جاتی ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب شاہ حسین خان: مطمئن یم جی، مطمئن یم۔

Mr. Speaker: Thank you. Shah Hussain Sahib, again.

مفتی سید جانان: جناب سپیکر، پہ دیکښې یو سپلیمنټری سوال دے جی۔

جناب سپیکر: چې هغه اوس مطمئن شو، بس تاسو هم کښینئ۔

جناب کشور کمار: جناب سپیکر، اس پر میرا سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: آپ بڑے لیٹ اٹھتے ہیں، پہلے سے جب۔۔۔۔۔

جناب کشور کمار: سوال میں جی آگے سر، لکھتے ہیں کہ اگر معزز رکن اسمبلی چاہے تو پیش کی جا سکتی ہے۔ سر، یہ بار بار مذاق بنایا جا رہا ہے، دو دن پہلے بھی ایسا کوئسچن آیا تھا کہ اسمبلی، سر پورا ہاؤس یہ جاننا چاہتا ہے کہ یہ مسئلہ کیا ہے؟ یہ ایک بندے کا مسئلہ نہیں ہے کہ صرف ایک بندے کو دیا جا سکے۔ پھر جی لکھتا ہے، وہ خود لکھتا

ہے کہ ساتھ مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں اور سر، پھر یہ لکھا ہے کہ معزز رکن اسمبلی چاہے تو پیش کی جا سکتی ہے، معزز رکن تو تفصیل مانگ رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی مفتی، تاسو څه وایئ؟

مفتی سید جانان: زما جی هم دا خبره ده۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی، ٹھیک شوه۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: داسې ده جی، شاه حسین صاحب ته خو مکمل تفصیلات د دې ټول جواب سیکرټری صاحب پخپله، بریفنگ ورکړو، دوئ مطمئن دی او کوم ممبرز چې څه مزید تفصیلات غواړی، سیکرټری صاحب زمونږه ناست دے بمع ریکارډ او رابشی او دوئ ته به ټول تفصیل اوښائی خو دا چونکه په دې باندې مطلب دا دے چې په فوټوسیټیټو باندې ډیرې زیاتې پیسې لګی جی، په لکھونو روپۍ لګی نو ځکه مونږ کم۔۔۔۔

جناب سپیکر: هسې هم چې Heavy expenses په کوم یو ریکارډ باندې راځی نو هغه یو دوه، که فوټو سیټ خیر دے اوباسئ چې یو موؤر ته راځی، اسمبلی سیکرټریټ ته۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی تاسو هم، جی عالمگیر خان۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: ډیره شکریه جناب سپیکر صاحب۔ منسټر صاحب خو ډیره ښکلې خبره وکړه خو زه ورته یو ریکوېسټ کومه چې هغه افسران هم اوښایه چې په پیښور کښې ئے هم بنګله ده او په بل ځائے کښې ئے ډیوټی ده، هلته کښې هم ورسره سرکاری بنګلې دی، هغه کسان هم پکښې راولئ، هغه د پکښې شامل کړی۔۔۔۔

وزیر قانون: تاسو اوښایئ کنه۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: زه دا نه وایم، دا ستاسو د منسټر کار دے، چې کله تا راوړو او تا اونه ښودلو نو بیا به ئے زه اوښایمه، بیا زما کار دے۔ (قہقہے) بیا به ئے درته زه ښایمه، هغه بیا زما کار دے، زه به درته اوښایمه چې ډبل ډبل کورونه

دی ورسره، په پیبنورکښې ئے بچی دیره دی او دے هلته پخپله چې په هر ډسټرکټ کښې کار کوی، او چې په کوم ځائے کښې په اسلام آباد کښې کار کوی، دوه دوه کورونه ساتی، هغه هم پکښې لیږ راولئ۔

وزیر قانون: فریش کوئسچن لے آئیں۔

جناب کشور کمار: جناب، میرے سوال کا جواب بھی نہیں دیا۔

جناب سپیکر: بس یہ کوئسچن آپ لے آئیں، Put up کریں آج ہی۔

جناب کشور کمار: میرا سوال تو اسی کوئسچن سے متعلق ہے، اس کا جواب۔۔۔۔۔

وزیر قانون: یہ فریش کوئسچن لے آئیں۔

جناب سپیکر: نہیں، جو بعض کوئسچنز فریش زمرے میں آتے ہیں تو انکے پاس ریکارڈ، اس وقت منسٹر صاحب۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: محترم سپیکر صاحب، یوه خبره کومه په دې سلسله کښې۔

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: دا جی زمونږ حق دے، دلته کښې کوم ممبر غواړی هغه ته به جی تفصیلات ورکولے کیږی، که بیا داسې وی، بیا خو په اسمبلئ باندې هم خرچه کیږی جناب، بیا خو به دې دومره خلقو باندې هم خرچه کیږی، دا زمونږ استحقاق دے، دا به دوئ راوړلے شی که حقیقت وائی، او۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: کیا اس میں Disability پر بھی کوئی گرانٹ ملتی ہے کہ نہیں ملتی؟ یہ بینوولنٹ فنڈ کی بات ہے۔

جناب سپیکر: کیا جی؟

محترمہ نور سحر: یہ بینوولنٹ فنڈ کی جو بات ہورہی ہے، فلاح بہبود کی، بینوولنٹ فنڈ میں Disability پر کوئی گرانٹ ملتی ہے کہ نہیں ملتی؟

جناب سپیکر: بی بی، آپ بیٹھ جائیں، وہ بعد میں آرہا ہے۔ ابھی اس کا نمبر نہیں آیا ہے۔ اسکی کاپیاں جو ممبران صاحبان کوئسچنز کر رہے ہیں، ان کو Provide کی جائیں۔ آگے شاہ حسین صاحب، سوال نمبر؟

جناب شاہ حسین خان: سوال نمبر 72۔

جناب سپیکر: جی۔

* 72 _ جناب شاہ حسین خان: کیاوزیر انتظامیہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کی زیر نگرانی ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے بینوولنٹ فنڈ سیل قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے بہت سے ادارے قائم کئے گئے ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو: (i) بینوولنٹ فنڈ سیل کی زیر نگرانی کون کونسے منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے ہوئے ہیں؛ ہر ایک منصوبے کا نام، سالانہ آمدنی اور اخراجات کی گزشتہ تین سالوں کی تفصیل ایئر وائز فراہم کی جائے؛

(ii) ملازمین سے بینوولنٹ فنڈ کی مد میں جمع کی گئی رقم کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ رقم کس بینک میں کس شرح منافع پر رکھی گئی ہے، مذکورہ تین سالوں کی مکمل بینک سٹیٹمنٹ فراہم کی جائے؛

(iii) گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ فنڈ سے ملازمین کی فلاح و بہبود پر خرچ کی گئی رقم کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب امیر حیدر خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی یہ درست ہے کہ بینوولنٹ فنڈ سیل کا قیام ملازمین کی فلاح و بہبود کیلئے قائم کیا گیا ہے اور اس کے ذریعے کچھ ادارے بھی قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) (i) بینوولنٹ فنڈ سیل کی زیر نگرانی مندرجہ ذیل منصوبے پایہ تکمیل کو پہنچے ہیں:

1۔ بینوولنٹ فنڈ بلڈنگ، صدر روڈ پشاور 2۔بینوولنٹ فنڈ پبلک سکول، کوہاٹ روڈ پشاور

3۔ بینوولنٹ فنڈ فلنگ سٹیشن، صدر روڈ پشاور 4۔بینوولنٹ CNG فلنگ سٹیشن صدر روڈ پشاور

گزشتہ تین سالوں میں ہر منصوبے سے سالانہ آمدنی اور اخراجات کی ائیر وائز تفصیل فراہم کی گئی ہے۔

(ii) ملازمین سے بینوولنٹ فنڈ کی مد میں جمع کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم
2009-10	95,436,929
2010-11	559,464,082
2011 Feb 2012	358,225,600

مذکورہ رقم کو دو حصوں میں تقسیم کر کے روزمرہ کے اخراجات کیلئے رقم نیشنل بینک میں 6% پر اور خیبر بینک میں 10% پر سالانہ شرح منافع پر رکھی گئی، جبکہ JS Bank میں 10% پر جو رقم پڑی تھی اس کو خیبر بینک میں 25-03-2010 کو ٹرانسفر کر دی گئی۔ تین سالوں کی مکمل بینک سٹیٹمنٹ مطالبہ پر فراہم کی جا سکتی ہے جبکہ اضافی رقم مبلغ =/1,047,610,947 گورنمنٹ T-Bills میں 11.70 % سے لیکر 13.92 % سالانہ شرح منافع پر انویسٹ کیا گیا ہے۔ انویسٹمنٹ کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

(iii) گزشتہ تین سالوں کے دوران مذکورہ فنڈ سے ملازمین کی فلاح و بہبود پر مبلغ -/683,906 million خرچ کئے گئے ہیں۔ فلاح و بہبود کی مختلف مدوں اور اس پر مذکورہ خرچ شدہ رقم کی تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب شاہ حسین خان: سپلیمنټري خو نشته جي خو د دې-----

جناب سپیکر: نو بس بیا کښېنه نو۔

(قہقہے)

جناب شاہ حسین خان: یو منټ، د بینوولنټ فنډ د دې کارکردګۍ په باره کښې مې لږ تاسو ته وضاحت کولو جي، د دوئ ډېره بنائسته کارکردګي وه۔ دا په 2009-10 کښې د دوئ آمدن وو 93 لاکه روپئ، بیا په 2011-12 کښې د دوئ آمدن شو دوه کروړه روپئ، خرچه ئے په 2009-10 کښې زیاته وه او په 2011-12 کښې خرچه کمه شوې ده۔ دا سې د دوئ چه کوم پبلک سکول دے ، د هغې خرچه هم هغه کال په کال کمه شوې ده او آمدن ئے زیات شوے دے۔ دا سې د دوئ فلنګ سټیشن کوم دے ، د هغې د 2009-10 آمدن وو 10 لاکه 43 هزار 2010-11 شو 16 لاکه تقریباً څه د پاسه او خرچه ئے په دې دواړو کالونو کښې، 2010-11 کښې هم هغه کمه شوې ده او 2011-12 کښې هم هغه کمه شوې ده۔ بل د دې بنکته دا سی این جی فلنګ سټیشن دے ، د هغې 27 لاکه 59 هزار د 2010-11 امدن وو، د 2011-12 24 لاکه آمدن دے ، د دې آمدن زیاتیږي او خرچه ئے کمیږي نو مونږه به په اسمبلۍ کښې خو ټول عمر د دې د پاره نه پاڅو چې مونږه به خامخا په یو سړي باندې یا په یو محکمه باندې به اعتراض کوؤ؟ بعضې وخت کښې یوه

محکمه وی، د هغې کارکردگی ښه وی نو هغه به ستائیو هم او د هغې به صفت هم کوؤ او د هغې به تعریف هم کوؤ۔ ډیره مهربانی جی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> *شکریہ جی۔ جی ثاقب اللہ خان۔*

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، یو خو زما 'کمنټس' دا دی چې که د سی این جی سیل کم دے جی او خرچه ئے کمه ده نو د دې مطلب دا دے چې د دوئ سی این جی سمه نه چلیږی، پرائس چې دے د سی این جی د Per unit هغه په دے دوه کالو کښې Exponentially زیات دے، Hundred او Two hundred percent زیات شوے دے نو Expenditure خو چې چلیږی نه نو Expenditure به چرته نه راځی؟ نو یو خو زما دا ریمارکس دی خو سر، زما دا سیکشن (ب) چې دے او جز (2)، په دیکښې سر تاسو وګورئ نو دا جواب لیکی ډیپارټمنټ "*مذکورہ رقم کو دو حصوں میں تقسیم کر کے روزمرہ کے اخراجات کیلئے رقم نیشنل بینک میں 6% اور خیبر بینک میں 10% سالانہ شرح منافع پر رکھی گئی۔*" سر، زما کوئسچن دا دے چې دوئ په کوم بنیاد باندې بینکونو کښې پیسې ایږدی او د دې طریقه څه ده؟ چې خیبر بینک په 10% باندې ورکوی لګیا دے، نو دوئ شپږ پرسنټ باندې په نیشنل بینک کښې ولې ایښودې دی؟ دا ئے په 10% باندې ایښودې شوې خیبر بینک سره۔ بل دا سې سر، دوئ دا هم لیکلی دی جبکه "JS Bank *میں 10% پر جو رقم پڑی تھی اس کو خیبر بینک میں 25-03-2010 کو ٹرانسفر کر دی گئی۔*" سر، د دې څه ریټ وو جی، چې کله تاسو ته خپل د صوبې بینک په 10% شرح باندې درکوی نو دا خو جی د خلقو نه کټ کیږی لګیا دے، دا خو یو قسم امانت دے، د دې سره خو به ډیر احتیاط سره تاسو کار کوئ جی، نو چې 10% شته دے نو په 6% باندې ئے ولې تاسو هلته کښې ایږدئ جی؟ نو زما دا دغه دے چې Criteria د دې څه ده چې دوئ څنګه ورکوی جی؟

<u>جناب سپیکر:</u> *جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔*

<u>وزیر قانون:</u> زما په خیال۔۔۔۔

<u>جناب عبدالستار خان:</u> *جناب سپیکر۔۔۔۔*

جناب سپیکر: یو منټ جی، دے هم پرې څه وائی۔
جناب عبدالستار خان: جناب سپیکر! میں نے بھی ایک سوال کیا تھا، میرے ذہن میں بات آئی تھی لیکن ثاقب نے پہلے اٹھایا لیکن اس میں جو بینوولنٹ فنڈ ہمارے صوبائی ملازمین کا، اس میں جو ترقیاتی ادارے انہوں نے بنائے ہیں مختلف قسم کے، جس میں پشاور میں تین اداروں کا ذکر انہوں نے کیا ہے، تو کیا یہ طریقہ کار باقی علاقوں میں یا باقی ملازمین کیلئے کوئی ایسا پروسیجر ہے کہ ان کیلئے بھی مطلب ہے فلاح و بہبود کیلئے ادارے بنائیں باقی صوبے کی طرح؟
جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔ بس دے جی، دا ډیرېږی ډیر شو کوئسچنز۔
وزیر قانون: جی زما خیال دے ډیر دغه ته لاړو، دا داسې دے جی چې یو خو Passing remarks دوئ ورکړل د سی این جی فلنګ سټیشن متعلق، نو زما په خیال د دې زمونږ سره پوره ریکارډ، هر څه پراته دی، که دوئ ټائم اوباسی او دغه وګوری نو ان شاءالله کارکردګی د ایډمنسټریشن ډیپارټمنټ چې کوم د هغه په هغې کښې لکه معمولی ګنجائش هم د Error او د غلطئ نشته ډیر ښه طریقې سره ټول معاملات د ایډمنسټریشن روان دی خو بهر حال دا خو سړے بس کاغذونو ته وګوری او ریمارکس پرې ورکړی، هر سړے آزاد دے۔ دویمه خبره دا ده جی چې دا کوم 6% دوئ چې نیشنل بینک کښې وئیلی دی، دا د ټریژری بلز وو، دا ډیر مخکښې اختلی شوی وو، دا چې کله Mature شو او بیا In cash شی نو بیا به ان شاءالله دا به 'پراپر' طریقې سره به د دې Reinvestment به او شی ښه طریقې سره جی۔
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر دا ټریژری بلز چې دوئ خبره وکړه۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی ثاقب الله خان، ولې مطمئن نه شوې؟
جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر دا انوسټمنټ چې کوم ټریژری بلز سره شوے دے کنه جی، د دې ټول په Annexure (ب) کښې دے جی او هغه تقریباً 11.8% کم از کم دے او 13.3639% هسې دے، په هغې کښې خو، دا خو جی جنرل دغه دے، پکار دا ده چې ټریژری بلز کښې هم شوے وو او دا کم از کم دې زوړ والا Keyboard ته چې وګورئ جی او هغې د پاسه 14% باندې هغه هم پکار وو۔ زما په هغې

سوال نه دے جی، زما سوال دا دے چې په يو ټائم باندې دا خو زه د هغې خبره کومه جی چې کوم 'روزمرہ کے اخراجات کیلئے' دے جی، هغه دوه کبنې، دې نيشنل بينک کبنې هم دی، خيبر بينک کبنې، زمونږ د صوبې بينک دے جی، پکار ده چې هغه 10% ورکوی نو مونږه هغې ته Priority ولې نه ورکوؤ؟ بل دا ده جی دا د خلقو نه پيسې کټ کيږی، دا د گورنمنټ او د دغه نه کيږی، پکار دا دی چې د دې کوم پروسيجر وی بينک له ورکولو چې هغه Properly adopt کوی، زه دا Criteria تپوس کوم چې په کوم بنياد دوئ پيسې ورکوی؟ يو خو کوم انټرسټ ريټ پکار ده چې وی، هغه انټرسټ ريټ خو په کاغذ باندې نه وی، منسټر صاحب ته خو پته ده جی کنه، د دنيا هر يو فنانشل سټيټمنټ راواخلئ، هغه هم په کاغذ باندې جی مونږ گورو او په کاغذ باندې د هغې Assessment کيږی جی، Analysis assessment۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: جناب سپيکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بی بی، تاسو څه وايئ؟ ودريږه جی، د دوئ هم واورئ پکښې، دا هم۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: ديکښې دا سپليمنټری ده چې دا Sixty eight crore something چې دوئ بنائی، آيا ديکښې Disability باندې هم څه گرانټ دوئ ورکوی که نه صرف دا عام روغو خلقو له ورکوی؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون</u>: دا به جی، خنگه ثاقب خان اوويل، بالکل نيشنل بينک، دا به شفټ کړې شو، دا به زه ورته هدايت ورکومه چې دا دوئ د دې دغه وکړی چې يره څومره Profitable زيات دوئ ته دغه ملاويږی، هغې ته د شفټ کړے شی خو زه نه يم خبر چې يره دې وخت کبنې دا ولې څه Administrative convenience د پاره دوئ چرته لنډ نيشنل بينک کبنې ايښودے وے يا څه روزمره اخراجات دوئ يادوی، خو بهر حال دا به کوشش کوؤ چې يره بنه نه بنه شرح منافع په دې باندې ملاويږی۔ باقی چې کوم د دوئ Suggestions دی، ان شاءالله په هغې باندې به عملدرآمد به کيږی که خير وی جی۔

جناب سپیکر: دا Disabled د پاره دا څه-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: د دې انکم نه وائی چې کوم Disabled شی یا پینشن، څه شے، ستاسو سوال څه وو؟

محترمہ نور سحر: دا چې کوم Disabled شی، د هغوی د Disability د پاره څه گرانټ دوئ ایښودلے دے که نه دے ایښودلے؟ کوم چې Disabled شی۔

جناب سپیکر: چې کوم معزوره شی د هغوی د پاره وائی پکښې څه بینوولنټ فنډ--

وزیرقانون: ملاویږی جی 'ایډ' ۔

جناب سپیکر: ملاویږی، 'ایډ' ملاویږی جی خو چا ته به ملاویږی چاته به نه ملاویږی، دا خو به ډیره اوږده قیصه وی۔ ټولو ته ملاویږی؟ سیکریټریټ دا وائی چې ټولو ته ملاویږی Disabled ته۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں، جن میں: ستارہ ایاز بی بی 07-09-2012، اسرار اللہ خان 07-09-2012، مفتی کفایت اللہ صاحب 07-09-2012، ثناء اللہ خان میاں خیل صاحب 07-09-2012، سمیع اللہ خان علیزئی 07-09-2012، ڈاکٹر حیدر علی صاحب 07-09-2012، سجاد اللہ خان صاحب 07-09-2012، پرویز احمد خان صاحب 07-09-2012، وجیہہ الزمان خان 07-09-2012 تا اختتام اجلاس، سکندر عرفان صاحب 07-09-2012، یاسمین پیر محمد خان صاحبہ 07-09-2012۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Muhammad Javed Abbasi Sahib, to please move his call attention notice No. 740. Not preasant. Nargis Bibi-----

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میں موجود ہوں۔ میں جناب سپیکر، موجود ہوں۔ جی بہت مہربانی آپ کی۔

جناب سپیکر: اچھا تو آپ کہاں گپیں مارنے کیلئے ادھر ادھر پھر رہے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، جناب توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 740 جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی بسم اللہ۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ضلع ایبٹ آباد جو کہ پہاڑی و دشوار علاقہ ہے۔

ایک رکن: آہستہ پڑھیں جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: آہستہ پڑھوں؟ اچھا، میں ٹائم بچا رہا تھا لیکن اگر حکومت کی یہی، تو میں بہت آہستہ پڑھوں گا۔ میں تو ٹائم بچانے کی کوشش میں لگ گیا تھا۔ ضلع ایبٹ آباد جو کہ پہاڑی اور دشوار گزار علاقہ ہے، وہاں سردیوں میں شدید برفباری ہوتی ہے۔ صوبے کے دوسرے دشوار گزار علاقوں کے سرکاری ملازمین اور بالخصوص اساتذہ کرام کو 'ہل الاؤنسز' یا 'ہارڈ ایریا الاؤنسز' دیئے جاتے ہیں لیکن ضلع ایبٹ آباد میں جو علاقے زیادہ دشوار گزار نہیں ہیں، ان کو بھی مذکورہ الاؤنس دیا جاتا ہے لیکن علاقہ گریال جو کہ زیادہ دشوار گزار ہے اور وہاں شدید برفباری ہوتی ہے، وہاں پر سرکاری ملازمین بالخصوص اساتذہ کرام کو 'ہل الاؤنس' یا 'ہارڈ ایریا الاؤنس' نہیں دیا جاتا جس کی وجہ سے ان میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے۔ اس لئے مہربانی کر کے صوبے کے دوسرے دشوار گزار علاقوں کی طرح ضلع ایبٹ آباد دشوار گزار علاقوں کے سرکاری ملازمین اور خاص طور پر اساتذہ کرام کو جائز حق دیا جائے۔

جناب سپیکر، یہ مختلف اوقات میں حکومت نے اور کچھ اس حکومت نے بھی، کچھ علاقے ایسے تھے، میں ان کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے بھی اپنے ملازمین کیلئے 'ہارڈ ایریا الاؤنسز' جناب سپیکر رکھے تھے جو بہت زیادہ دشوار علاقے ہیں، جو پہاڑی علاقے ہیں جہاں چھ چھ کلومیٹر، تین تین کلومیٹر، دو دو کلومیٹر دور یہ جو سرکاری ملازمین ہیں، چل کے جاتے ہیں، جناب سپیکر! نہ ان کیلئے رہنے کی جگہ ہے، نہ کوئی اور Facilities ہیں، تو ان کیلئے الاؤنسز دیئے جاتے تھے، اس کیلئے ہم مشکور ہیں کہ جن علاقوں میں دیئے جاتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ یہ بہت اچھا ہے اپنے ملازمین کے ساتھ، لیکن ہماری خواہش ہے جناب سپیکر، چونکہ ہمارا علاقہ، بالخصوص تو پورا ہزارہ ڈویژن جناب اور جو اس صوبے کے باقی اضلاع ہیں، اگر وہ بھی اس میں شامل کر دیئے جائیں تو اس کیلئے بھی ہم درخواست کریں گے کہ اساتذہ کرام جو ایک بڑی تعداد میں ہیں اور دوسرے ملازمین جو مشکلات میں اس وقت ہیں، ان کی خواہش ہے کہ ایک ہی یونیفارم

پالیسی ہو اس پورے صوبے کیلئے، اگر کچھ علاقوں میں ملتا ہے جناب سپیکر اور کچھ علاقوں میں نہیں ملتا تو یہ بڑی زیادتی ہے، ان کی خواہش تھی کہ، اس پہ جناب سپیکر! ہمارے جو علاقے ہیں وہ دشوار گزار تو ہیں ہی، وہ جناب سپیکر! چار چار، چھ چھ مہینے Snowbound area بھی ہے، بعد میں جس طرح، اس بات کا کہ جس طرح علم ہے کہ بہت شدید برفباری ہوتی ہے، روڈ بند رہتے ہیں، بہت مشکلات سے ان کو جانا پڑتا ہے۔ تو ان کیلئے تو اگر ایک الاؤنس تو ضروری ہے، ڈبل الاؤنسز ہونے چاہئیں، وہاں 'ہارڈ ایر' یا 'ہل الاونسز' کے علاوہ وہ Snowbound area جو ہے، اس کیلئے بھی کوئی ڈبل الاؤنسز ہوں تاکہ ملازمین جو ہیں، وہ بیچارے بہت مشکل سے جو گزارہ کر رہے ہیں تو اس کیلئے میں نے لاء منسٹر صاحب سے بھی درخواست کی تھی، انہوں نے مہربانی کی تھی، میں نے ان سے بھی درخواست کی کہ یہ ایک ایسی پالیسی ہے کہ ہمارا جو علاقہ ہے، وہ بہت زیادہ پسماندہ بھی ہے، مشکلات میں بھی ہیں تو لہذا مہربانی کر کے اگر اس میں شامل کیا جائے تو ہم آپ کے بڑے مشکور ہونگے، جس طرح آپ دوسرے علاقے کے ملازمین کے ساتھ نیکی کر رہے ہیں ان میں یہ بھی شامل کر دیئے جائیں۔ تھینک یو ویری مچ، جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل لاء منسٹر صاحب پلیز۔

<u>وزیر قانون:</u> یہ 'ہارڈ ایریا الاؤنسز' جو ہیں، اس کیلئے اپنا Full-fledged laid down criteria جو جہاں جو Real sense میں 'ہارڈ ایریاز' تو ہزارہ میں تو ایبٹ آباد بھی ہے، مانسہرہ بھی ہے، ہری پور بھی ہے، تو وہ جگہیں جو واقعی دشوار گزار ہیں اور اگر گلیات اس میں آتے ہیں تو بالکل میں سفارش کروں گا اپنے فنانس ڈیپارٹمنٹ سے کہ ان کو Include کریں اس میں۔

<u>جناب سپیکر:</u> نرگس ثمین بی بی، کال اٹینشن نوٹس 760۔

<u>محترمہ نرگس ثمین:</u> جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ اوقاف پلازہ ڈگری گارڈن کی حالت بہت خراب ہے جس میں صفائی کا کوئی انتظام نہیں، پورے پلازے میں لائٹس خراب پڑی ہیں جس کی وجہ سے شام ہی سے پلازے میں اندھیرا چھا جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ مذکورہ پلازے کی دکانوں کی حفاظت کیلئے کوئی چوکیدار نہیں ہے۔ واپڈا اہلکاروں نے بغیر کسی نوٹس کے بجلی کے میٹر کاٹ دیئے اور اداروں سے کہہ دیا کہ اپنے اپنے میٹر لگوائیں، نیز مذکورہ پلازے کو جگہ جگہ سے توڑا گیا جس کی وجہ سے چھتوں سے پانی ٹپکتا ہے جس سے پلازہ تباہ ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ باتھ رومز بھی کرائے پر دیدیئے گئے ہیں جس کی وجہ سے مریضوں کو کافی مشکلات درپیش ہیں۔ اس کے علاوہ

دکانوں کا کرایہ Forty percent بڑھادیا گیا جو کہ پہلے ہر سال دس پرسنٹ بڑھایا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اوپر کی دکانوں اور تہہ خانوں کی دکانوں کا کرایہ ایک جیسے بڑھا دیا گیا ہے جو کہ سراسر ناانصافی ہے۔ لہذا وزیر اوقاف صاحب مذکورہ پلازہ کی بہتری کیلئے اور ان کی مرمت کیلئے احکامات جاری کریں اور حالیہ کرایوں میں اضافہ واپس لے لیں۔

سپیکر صاحب! زمونږه صوبه او خاصکر پیبنور، Overall د ټول پیبنور معاشی حالات مخکښې نه تباه شوی دی، د دهشت ګردئ په وجه او د لوډ شیډنګ په وجه باندې اوبیا د Basement کرایه او د ګراؤنډ فلور کرایه چې یو شان وی، Basement خو هسې هم په تیارو کښې پروت وی او د ګراؤنډ فلور او د هغې چې یو شان کرایه وی، دا هم زیاتی ده۔ دا عوامی مطالبه ده، عوام دا رالیږلے دا کوئسچن دے چې تاسو د سپیکر په وساطت باندې زمونږ منسټر ته اووایئ چې په تلو تلو کښې د خلقو دعاګانې واخلی او چې دا کوم Forty percent ئے زیاته کړې ده، دا د واپس Twenty percent کړی، ولې چې میونسپل کارپوریشن والا هر کال دس پرسنټ زیاتوی نو لهذا دوئ د هغه خپل بیس پرسنټ دیهاړی او ساتی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر اوقاف پلیز۔

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ محترمې صاحبې چې کوم کوئسچن کړے دے، دا اوقاف پلازه ډبګری کښې 1988ء کښې تعمیر شوې ده۔ دیکښې کم و بیش دو سو دکانونه دی او فلیټس دی۔ د دې انتظام چې دے اوقاف کوی۔ صفائی د پاره باقاعده انتظامات دی لیکن دیکښې چې کوم دکانونه دی یا کلینکس دی، ډاکټرز دی یا میډیکل سټورز دی، په هغې کښې دا مسئله ده چې د دوئ کوم کلینکس چلیږی نو هغوی خپلو دکانونو مخې ته کرسئ لګولې وی، هغې کښې هغه Dustbin باقاعده بندوبست ورته شوے دے لیکن هغه چې کوم سرنج او یا دا چې هغه کاټن چې کوم دی، هغه مخې ته دوئ په خپلو دکانونو کښې اوغورزوی نو هغې نه ګندګی جوړه شی۔ مونږ هغې د پاره بار بار دا دغه کړے دے چې دا صفائی دلته برقرار وساتلې شی او د دکاندارانو هم خپله ذمه داری جوړیږی چې کوم ځائے کښې کلینکس دی یا دکانونه دی چې هغه خپل بندوبست پخپله هم وکړی نو چوکیدار یا دوه چوکیداران یا دیکښې چې

کومه د ننه عمله د ه صفائی د پاره نو هغه هر یو د کان ته نشی رسیدے ، نو زه دا ممبرې صاحبې ته ریکویسټ کوم چې تاسو هم خپله ذمه واری، چې ورسره یا کوم د کانونه دی یا کلینکس دی، د هغې صفائی زمونږه په اوقاف باندې هم فرض ده لیکن دا چې کوم تاسو هلته کښې کاروبار کوئ، روزګار کوئ نو هغې د پاره مهربانی وکړئ تاسو هم د هغې بندوبست وکړئ۔ مونږ د هغې د پاره ډیر کوشش کړې دے۔ باقی پاتې شوه د کانونو کښې چې کوم د چوکیدارانو دغه دے نو دړې شفټه هغې کښې چوکیداران دی، باقاعده انتظام شوے دے لیکن دلته خو دا افسوس راځی ماله چې هغه اوقاف پلازه چې کوم ځائے کښې دوئ کاروبارونه کوی او آمدن ترې حاصلوی او په هغې پخپله یو پیسه نه خرچ کوی، ټول هغه اوقاف ته، چې څه انتظام دے اوقاف ئے کوی لیکن یو دا مهربانی د وکړی دغه د کانداران یا کوم کلینکس کښې چې ډاکټران دی، ښه آمدن دے ، ښه ذریعه ئے ده، دا مهربانی وکړئ تاسو چې-----

<u>جناب سپیکر:</u> پیسې ښه ډیرې ګټی مطلب دا دے ، ستاسو-----

<u>وزیر اوقاف:</u> جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> بیا د لږ لږ په ځان هم خرچ کوی کنه۔ آپ کا مطلب یہ ہے نا؟

<u>وزیر اوقاف:</u> اچھا جہاں تک انہوں نے، دغه د کرایو د برهاؤولو دوئ دغه وکړو، مونږ دا اوقاف چې دا سیلف فنانس اداره ده او دیکښې چې کوم دا حکومت د طرف نه څه قسم ته ګرانټ نه ملاویږی، اوقاف دې وخت کښې په Loss کښې روان وو، ډهائی کروړ مونږ ته نقصان وو نو په دې باندې مونږه خپله یو کمیټی جوړه کړه، بیا مونږه چیمبر آف کامرس او چې کوم متعلقه دکانداران وو، بزنس کمیونټی، یو کمیټی مونږه جوړه کړې ده پیښور په لیول باندې، هغې کمیټئ دا فیصله وکړه چې کوم به Twenty percent هر کال برهاؤوله نو هغې کښې دا فیصله هغوی د کمیټئ په مرضئ باندې، د دوئ په دغه باندې شوې ده چې کوم دې وخت کښې موجوده د دې ټیپ په حساب باندې حالانکه دکانونه چې دوئ اخستی دی نو هغې کښې هم هغې ته----

جناب سپیکر: دا د دکاندارانو په صلاح مشوره زیاته شوې ده، د شاپ کیپرز په مشوره باندې دا زیاته شوې ده؟

وزیر اوقاف: جی بالکل، بالکل۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، تھینک یو۔ ملک بادشاہ صالح صاحب، 761، کال اٹینشن نمبر 761۔

جناب بادشاہ صالح: بسم الله الرحمن الرحیم۔ ډیره مهربانی، شکریه جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ہمارا صوبہ سیاحتی صوبہ ہے اور پورے صوبے میں کمراٹ نہایت حسین و جمیل علاقہ ہے۔ یہ علاقہ ضلع دیر بالا کا علاقہ ہے، صوبائی اسمبلی کے حلقہ PK-92 سے تعلق رکھتا ہے مگر افسوس یہ ہے کہ اس خوبصورت وادی تک پہنچنا ایک مشکل کام ہے۔ سڑک موجود نہیں اور جو راستہ بنا ہے، وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ صوبائی حکومت نے اس اہم روڈ کی تعمیر کا حکم بھی جاری کیا ہے مگر چند عناصر اس روڈ کی تعمیر میں رکاوٹ ہیں۔ محکمہ کو تنبیہ کی جائے کہ وہ عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھ کر اس روڈ کی تعمیر میں حائل رکاوٹ دور کی جائے اور روڈ کو فوری طور پر تعمیر کر دیا جائے تاکہ حلقہ PK-92 کے عوام کیلئے سکھ کے سانس کا باعث بنے۔

جناب سپیکر صاحب! د کمراټ متعلق خو تاسو ټولې دنیا ته پته ده 1936 کښې یو سروے شوے ده، دا د ایشیاء د ټولو نه ښائسته ځائے دے۔ بیا دا علاقه چې کومه ده د پاکستان د ټولو نه غټ یو محفوظ ترین د دیارو ځنګلې هم دلته دی۔ بیا ځومره مالونه په دې ګرمئ موسم کښې چې وی، دغلته شفټ کیږی، بیا صوبائی حکومت، ما چې دا کله جمع کړے وو، دې وخت په دې روډ کار نه وو شروع خو چې اوس دا راغے نو اوس په دې روډ باندې کار شروع شوے دے، دا پروسکال نه دا کار شروع دے خو دا انتهائی دې حد ته، اوس په دېکښې ګاډی نشی تلے جی، هغه روډ هغه ټهیکیدارانو دې حد ته اورسولو چې اوس پرې غټ ګاډی نشی تلے۔ دې نه 70، 80 هزار ټرک آلو په دې باندې ګجرانواله له ځی، پنجاب ته ځی، نو زه حکومت ته درخواست کومه چې محکمې ته دا هدایات ورکړی چې دا کوم روډ چې دے، اوس یو دومره دا واړه ګاډی چې دی، دا بل یو کلے لاموتی ورته وائی، دا په هغې مونږه تاؤ کړل چې هغه خلقو ته د تکلیف د وجه نه یو بل پل هم ورته ساز کړو جی، په هغې باندې واړه ګاډی نشی

تلے نو هغه ګاډی اوس بل ځائے باندې'تړن' اخلی، اوړده یو لار باندې راتاویږی او کلی ته راځی۔ نو هغه تعمیر چې کوم شروع دے ، هغه هم د دې قوم د پاره اوس عذاب جوړ شوے دے۔ دا دویم کال دے څوک پکښې کار نه کوی۔ دومره ئے وکړل چې غټې غټې کهډې پکښې جوړې شوې او ښه په مشکلاتو کښې مونږ اخته شو د دغه روډ نه، وزیراعلیٰ صاحب مهربانی کړې ده، مونږ ټول قوم د هغه شکریه ادا کوؤ چې هغوی دې روډ له جی ډیرې پیسې ورکړې دی، ښه ټینډرې هم پرې شوی دی، کار هم پرې شروع دے خو دوئ قصې دا کوی چې داسې داسې کهډې ئے کړې دی چې هغه ئے زمونږه د پاره عذاب جوړ کړے دے جی، نو زه مشرانو ته ریکویسټ کومه چې یره په دې دغه وکړی چې دا روډ خو لږ سم کړی، لږ ئے هموار کړی چې واړه ګاډی چې کوم'تړن' شوی دی په بله لاره، ولې چې وزیر اعلیٰ صاحب چې دا کوم اخلاص کړے دے چې کم از کم د دې نه فائده خو قوم ته حاصله شی نو ډیره مهربانی به وی جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جی دې حوالې سره زما په خیال د دوئ سره زمونږه د چیف انجینئر صاحب هم اوس میټنګ اوشو، زه دوئ له بیا ډائریکشنز به ورکوم خپل اړخ نه،اسمبلئ د دې فلور نه چې کار په دې روډ باندې تیز کړی او ایم پی اے صاحب Satisfy کړی، هلته خو Satisfied وو، خیر بهرحال چې بیا هم Satisfied وی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ شازیہ اورنگزیب صاحبہ، کال اٹینشن نوٹس نمبر 764۔

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ ہے کہ سوری پل سے گورا قبرستان تک صوبائی حکومت نے ٹرانسپورٹ بند کر دی ہے جس سے حسن گڑھی، ورسک روڈ اور اسی سے ملحقہ علاقے کے لوگوں کو شدید مشکلات ہیں اور اس مہنگائی کے دور میں غریب لوگ رکشہ اور ٹیکسی کا کرایہ کیسے برداشت کر سکتے ہیں؟ Janab Speaker! For the last six months the Provincial Government has changed the routes of the public transport from Suri Pul to Gora Qabristan، جناب سپیکر! یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ اس صوبائی حکومت نے یہ کبھی نہیں سوچا کہ غریب عوام ٹیکسی کا

کرایہ کیسے برداشت کریں گے؟ بلکہ Overnight ایک نئی پالیسی ترتیب دی جاتی ہے اور یہ Realize نہیں کیا جاتا کہ اس میں سرکاری لوگ ہونگے، اس میں وہ بچے یا بچیاں ہونگی جو ٹیکسی کو Afford نہیں کر سکتیں اور جن کے سکول کی ٹرانسپورٹ نہیں ہوتی اور اگر آپ دیکھیں جناب سپیکر، تو سورے پل سے لیکر گورا قبرستان تک اس میں شامی روڈ، ورسک روڈ، اسمیں آرائے بازار، پولیس کالونی اور اس میں جناب بہت سے ایسے علاقے ہیں کہ جس میں چونکہ یہ ٹیکسی اور Sorry یہ ویگن اور یہ پک اپ جو ہیں، اسکو بند کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے لوگ پبلک ٹرانسپورٹ Afford نہیں کر سکتے ابھی اور ٹیکسز وغیرہ، تو یہ میں جی درخواست کرتی ہوں جناب وزیر ٹرانسپورٹ سے اور چیف منسٹر صاحب سے کہ وہ فوری طور پر اس کو بحال کر دیں تاکہ عوام کی جو تکالیف ہیں، اس میں ان کو ریلیف مل سکے اور اس دور میں جناب، جو مہنگائی کا دور ہے، اس میں ان کی پالیسز جو ہیں، تو وہ عوام کش اس طرح کے نہیں ہونی چاہئیں بلکہ عوام کو ریلیف دینے کی ہونی چاہئیں۔ Thank you very much۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل انفارمیشن منسٹر صاحب، اس میں اگر یاد ہو آپکی کمیٹی بنی تھی، عاطف خان اور آپ جی، میاں افتخار حسین صاحب۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر! بالکل شازیہ بی بی نے جو بات کی، سچ ہے اور ایک تکلیف بھی ہے اور یہ بھی ہے کہ پابندی بھی، چونکہ آپ سب کو معلوم ہے کہ وہ ایک ایسا روڈ ہے کہ عدلیہ بھی وہاں پر اور پھر ہماری سیکورٹی ایجنسیوں کے اہلکاروں کے وہاں پر گھر، اس طریقے سے ہمارے اپنے انتظامی امور سنبھالنے والے لوگوں کے گھر، تو دل چاہتا ہے کہ یہ سب کچھ ایسا ہو کہ نارمل طریقے سے چلتا رہے۔ بدقسمتی سے صورتحال نارمل نہیں ہے، کسی وقت کوئی بھی واقعہ ہو سکتا ہے اور خصوصی طور پر جب میں نے جن جن چیزوں کا نام لیا اور جن جن اہم جگہوں کا، انہی کو اکثر نشانہ بننا پڑتا ہے۔ تو یہ ایک بدقسمتی ہے کہ ہمیں سیکورٹی کے حوالے سے کچھ اقدامات اٹھانا پڑتے ہیں، کچھ دنوں کیلئے ہم نے وہاں پر جو پرانے ویگن تھے، انکو اجازت دے رکھی تھی کہ انہیں وہاں پر یہ سہولت مہیا کریں اور لوگ کافی خوش بھی تھے لیکن وہی بات سامنے آڑے آجاتی ہے کہ اس کو کھلم کھلا چھوڑا نہیں جا سکتا اور پھر معذرت چاہونگا کہ صوبائی اسمبلی بھی اسی روڈ پر واقع ہے، لہذا اس تمام روڈ کو جب دیکھا جائے تو وہ ایسی صورتحال اختیار کر لیتا ہے کہ راستے میں ایک ہمارے وہاں پر امریکن قونصلیٹ جو تھی، اس پر بھی ایک واقعہ پیش آیا تھا تو تقریباً یہ راستہ پھر وہاں پر گورا قبرستان کے قریب ہماری جو ایک چوکی تھی، اسکو بھی نشانہ بنایا گیا تھا، تو جب شواہد موجود ہیں اور وہاں

پر واقعی واقعات بھی ہوئے ہیں اور اسی لائن کو ٹارگٹ بنایا جارہا ہے تو یہ ایک صورتحال نکل سکتی ہے کہ جو اہم لوگ یہاں پر ہیں، توانکو کوئی ایسی متبادل جگہ دی جائے کہ یہ بھی محفوظ رہیں اور لوگوں کیلئے روڈ بھی کھولا جاسکے، یہ دونوں ہمارے لئے لازمی ہیں کہ تحفظ بھی فراہم کریں اور روڈ بھی کھولیں، جو ایک بڑے منصوبے کے حوالے سے ہمیں اس پر کام کرنا ہوگا۔ تو یہی صورتحال ہے، بجائے اس کے کہ میں ایسی بات کروں کہ آپ فکر نہ کریں، ہو جائے گا، غم نہ کریں تو دوٹوک الفاظ میں یہی ہے کہ فی الوقت سیکیورٹی کے حوالے سے اس پر کوئی ایسا قدم نہیں اٹھایا جاسکتا جس سے سہولت فراہم کی جاسکے۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، بس جواب آگیا، بس جی اس سے۔۔۔۔۔

<u>محترمہ شازیہ اورنگزیب خان:</u> جناب سپیکر صاحب، میں منسٹر صاحب کے جواب سے Satisfied نہیں ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں Satisfaction کی بات نہیں ہے، آپ نے گورنمنٹ سے جواب مانگا تھا اور انہوں نے دے دیا۔ ذاکراللہ خان، ڈاکٹر ذاکراللہ خان۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ میں آپکی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> 771۔

<u>ڈاکٹر ذاکراللہ خان:</u> 771 جی۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گزشتہ ماہ رمضان کے دوران باڈوان پل جو کہ بٹ خیلہ کی جانب تعمیر کیا جارہا تھا اور اس پل کا بٹ خیلہ کی جانب کا Approach تعمیر نہ ہونے کی وجہ سے ایک موٹر کار، موٹر سائیکل دریا سوات میں گر کر سات قیمتی جانوں کا ضیاع ہوا۔ حکومت اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر صاحب، لږ غوندې به زه د دوئ په نوټس کښې دا راولمه چې دا زمونږ د دې اسمبلئ د اولنی کال یو سکیم وو او دا 'کمپلیټ' شوے دے او ډیر یو زبردست ښکلے پل جوړ شوے دے۔ د پل د جوړیدو په ټائم کښې د سیند اوبه په یو سائډ باندې بټخیلې طرفته اړولې شوې وے، بیا د فلډ سره هغه ځائے نور هم خراب شو نو کوم ټهیکیدار چې پل جوړ کړو، سړک ئے تیار کړو او

’کمپلیټ‘ ئے کړو او خپله ئے حواله کړو، د بټخیلې جانب نه چې کوم ټهیکیدار دے، هغه دا Approach نه دے جوړ کړے او روږ ئے نه دے ’کمپلیټ‘ کړے او سخکال د اے ډی پی نه دا سکیم جی بالکل بهر شوے دے، Completion د دې شوے دے۔ اوس زه دا وایمه چې’فل فنډډ‘ سکیم دے، پیسې ورته تلی دی، د اے ډی پی نه اووتو، نو بیا دا ولې دا ځائے نه وو جوړ شوے چې په دېکښې یو کس د هغه خور او اوښے، خپله ښځه او درې بچی، دا په دغه شپه کښې ماسختن روان وو او په دې نه وو پوهه ګنی چې یره ګټې خو پکښې دې، ټهیکیدار ایښودې وے خو چا هغه ګټې غورزولې وے، روژه وه سیند ته تلل خلق، نو دا موټرکار چې دے دا د سیند په مینځ کښې وراوغورزیدو او دا خلق دغه شو، د ډیر قیمتی دغه ضیاع وشوه، مونږ ته یو نقصان رااورسیدو۔ بیا د دې په سلسله کښې تر اوسه پورې حکومت څه اقدامات اوچت نه کړل چې یره دا قصور وار څوک وو، ایکسیئن بټخیله د دې قصور وار دے، هغه ټهیکیدار قصوروار دے، چې چا دا کار نه دے کړے، ولې نه کوې جی او پیسې ورته ملاؤ شوې دی یا د هغه په سیکورټی، سیکورټئ ته تلی دی نو چې دا کار ئے نه دے کړے، حکومت د هغوی خلاف څه کارروائی کوی جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔ میاں افتخار صاحب څه شو، لاړو؟ میاں صاحب۔ شازیہ بی بی، شازیہ اورنگزیب صاحبہ، ٹی بریک میں آپ میاں صاحب اور یہ اس ایشو پر عاطف خان، اس ایشو پر تھوڑی سی جو پہلے گزر چکی، تھوڑی سی چیمبر میں ہم ڈسکشن کریں گے۔ تھینک یو۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: جناب سپیکر صاحب! ډسکشن په هغې څیز کیدے شی چې ګنجائش پکښې وی، ښه تاسو ته پته ده، تاسو دا خپل دیوالونه ډیر زیات غټ کړی دی، په دې وجه هم مطلب دا دے چې ډیر مشکل وی خو بهرکیف کښیینو په سر سترګو جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا دوئ چې وچته کړې ده، زما د حلقې هم غټه مسئله ده خو څه لار به ویستل غواړی، څه طریقه به جوړول غواړی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: سپیکر صاحب، چې تاسو مشران مخکښې شئ نو کومک به درسره زمونږ وی۔

جناب سپیکر: جی شکریہ۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: مهربانی سر۔ دا بهتخیله تا باړوان پل، 2009-10 کښې دا منظور شوے وو او د دې منظورې راغلې وه او بیا په دې باندې 8th January 2010 کښې په دې باندې کار شروع شو او دا سکیم په دوه حصو باندې مشتمل دے، یو غټ پل دے او دوه واړه پلونه دی نو جولائی2010 کښې چې کله سیلاب راغے هغه وخت کښې، د هغې د وجه مشکلات جوړ شو او ډیزائننګ کښې تبدیلي راغله نو یو د هغې د لاسه لږ لیټ شو او بیا د هغې نه پس، اوس چې کوم دے دا واړه، یو ورکوټے چې کوم پل وو، هغه اول 36 میټر خو د هغې Length وو، اوس هغه 180 میټر ته لاړو نو دغه شان دا سکیم چې کوم دے، نو غټ پل د دې مکمل شوے دے، اوس یو ورکوټے پل او د دغې Approach، د دې غټ پل Approach چې کوم دوئ اووئیل چې ایکسډنټ شوے دے، دا پاتے دے۔ د دې د Completion date چې کوم دے، هغه 30/6/2013 دے، 2012 نه دے، 2013 دے او دا به په خپل وخت باندې مکمل کیږی، چې کوم Approach Road دے، دا به هم مکمل کیږی او چې کوم ورسره دریم ورکوټے پل دے، هغه به هم مکمل کیږی او تر څو پورې دغه وشو زما خیال دې حوالے سره، دیکښې انکوائری کمیټی ناسته ده، زما په خیال دے دوئ به چیف منسټر صاحب سره ملاقات کړے وی او دغه درخواست به ئے کړے وی نو هغې باندې سپرنټنډنګ انجینئر لوئر دیر چې کوم دے، هغه انکوائری افسر مقرر شوے دے او رپورټ به ان شاء الله زر راشی او مونږ به ئے خپل معزز ایم پی اے صاحب سره شیئر هم کړو او نور چې څه د دوئ دغه وی، هغه به هم لرې کړو ان شاء الله۔

Mr. Speaker: Thank you ji. Mr.Atif-ur-Rehman, MPA, to please move his call attention notice No. 772. Atif Khan, please.

جناب عطیف الرحمان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پی ڈی اے کے مختلف ملازمین جو کہ آٹھ اور دس سال سے فکسڈ تنخواہ پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں، ان ملازمین میں کچھ ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے جبکہ تقریباً آدھے سے زیادہ ابھی بھی فکسڈ تنخواہ پر کام کر رہے ہیں۔ فکسڈ تنخواہ کے ملازمین کو اگر ریگولر کیا جائے تو زیادہ دلجمعی سے خدمات سرانجام دیں گے، لہذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

سپیکر صاحب، په دې پشاور ډیویلپمنټ اتهارټي کښې دا مختلف کټیګری والا خلق دی چې په هغې کښې چوکیداران دی، مالیان دی پکښې، قلیان دی پکښې او هغوی د اته اته، نهه نهه، لس لس کالو راسې په فکسډ تنخواه باندې، څلور شپږ زره روپۍ باندې کار کوی۔ په دیکښې ډیرداسې کسان دی چې هغه لکه یو ځائے بهرتی شوی دی او هغې کښې هغه کسان Permanent شوی دی نو په هغې کښې زمونږ سینیئر منسټر صاحب راغلے وو په حیات آباد کښې یو فنکشن وو، د هغوی هغه حلف برداری وه، هغې کښې ئے اعلان هم کړے وو خو د هغې باوجود هم په هغې باندې زما خیال څه عمل درآمد نه دے شوے نو زما به سینیئر وزیر صاحب ته دا خواست وی چې یره که د دې ملازمینو د Permanent کیدو دا مسئله ئے حل کړه او دغه ټول کسان، ډیر لږ کسان پاتی دی، په ډیر لږ مقدار کښې دی او هغه ئے Permanent کړل نو دا به مهربانی وی او مونږ به هم د دې خلقو نه خلاص شو، ولې چې روازنه خلق راځی، هغه د ډی جی صاحب خوښه ده چې څوک ئے خوښ وی هغه Permanent کړی، چې څوک ئے خوښ نه وی هغه هغه رنګ پریږدی، نو دا ناانصافی غوندې ده نو زما به دا ګزارش وی چې یره حکومت د په دې باندې ډیر په سنجیدګئ سره غور وکړی او یو فیصله د پرې وکړی چې یره دا کسان Permanent شی جی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل سینیئر منسٹر صاحب، بشیر بلور صاحب، او تاسو څه وایئ، څلور شپږ زره تنخواه، په شپږ زره تنخواه به څه کوی خو بس کور به ناست وی نو۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔ دا زما ورور خبره وکړه، د دوئ مخکښې چار هزار روپۍ میاشت د ورک چارج تنخواه وه، زه لاړمه نو ما هلته سات هزار روپۍ د هغوی د پاره اعلان وکړو چې ورک چارج ته د سات هزار روپۍ ملاویږی۔ دوئ وائی چې پانچ سے دس سال تک، آٹھ سے دس سال تک، ما هلته دا اعلان کړے دے چې څومره کسان وو چې لس کاله پورې سروس ئے وو، هغه ټول به ریګولرائز کیږی، هغه فائل راغلے دے، کیس راغلے دے، ان شاء الله دا چې څومره، ما چې کوم وخت هلته اعلان کړے وو، ما دا هم نه وو وئیلی چې دس سال، ما وئیلی وو چې اوسه پورې څومره دی، خو ما وئیل چې

خدائے او رسول به حاضر ناظر گڼئ چې کار له به راځئ۔ دا ورک چارج داسې وی چې کار له نه راځی، خالی تنخواه د پاره راځی خو ما ورته وئیلی وو چې تاسو خدائے او رسول حاضر ناظر و گڼئ که تاسو کار له راځئ نو دا چار نه سات هزار نه Overبه هم Permanent کوم، نو د هغوی کیس راغلے دے ، ان شاء الله تعالیٰ ضرور به Permanentکوم، چې کومه ما هلته وعده کړې ده هغه وعده به پوره کوؤ۔

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. Waqar Ahmad Khan Sahib, to please move his call attention notice No. 782.

جناب وقار احمد خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میڈیکل کالجوں کی مائیگریشن پالیسی کے تحت فرسٹ پروفیشنل یعنی دوسرا سال مکمل ہونے کے بعد ایک کالج میں سیٹ ہونے پر اور دوسرے کالج کی طرف سے جانے کی اجازت پر طالب علم کی مائیگریشن کی جا سکتی ہے۔ اس غرض کیلئے گزشتہ ایک سال سے سوات سے تعلق رکھنے والے طالب علم جو تیسرے سال میں زیر تعلیم ہے، کی سمری محکمہ صحت اور اسٹیبلشمنٹ کے درمیان فٹ بال بنی ہوئی ہے، حالانکہ اس سلسلے میں میں وزیر اعلیٰ صاحب کا مشکور ہوں کہ تین دفعہ انہوں نے ڈائریکٹیوز بھی ایشو کئے ہیں، چیف سیکرٹری صاحب کے ساتھ بھی میں دو بار ملاقات کر چکا ہوں لیکن تا حال نہ تو مائیگریشن کی سمری وزیر اعلیٰ صاحب کو ارسال کی گئی اور نہ اس کا کوئی پتہ معلوم ہے۔ لہذا سوات کے غریب طالب علم جو ایک سال سے بنوں میڈیکل کالج سے سیدو میڈیکل کالج مائیگریشن چاہتا ہے، کے کیس کو عملی جامہ پہنایا جائے اور سوات کے محروم طبقے کے ساتھ ناانصافی کا ازالہ کیا جائے۔

جناب سپیکر صاحب! زه به په دیکښې یو عرض وکړم، دا یواځې دا یو کیس نه دے ، یو بل کیس هم دے خو پته نه لگی ډیر په افسوس سره اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ چې کوم دے ، د هغوی به چرته یو ریگولیشن هم وی، چې کوم کار نه کول غواړی هغې ته ئے وروا چوی او هغه بس سمری ئې محکمه صحت ته او صحت ئے لیږی اسټیبلشمنټ ته، نو زه ډیر په افسوس سره دا خبره کوم تیر ستمبر کښې دا کیس شروع شوے دے او دغه دے بیا ستمبر شو او زه ورپسې پخپله تلے راغلے یم، یو بل کیس هم زمونږ د سوات دے نو زه دا ریکویسټ کوم، په دیکښې خو نه ریونیو Involve کیږی، په دیکښې خو Simple policy ده چې په دیکښې دا خبره، دوه فرسټ پروفیشنل دغه مکمل شوی دی نو هغه ته اجازت

دے، پی ایم ډی سی هم سیټونه سیوا کړی دی، خالی سیټونه شته نو چې دې نه اسټیبلشمنټ ډیپارټمنټ ته څه تکلیف دے چې دا سمری وزیراعلیٰ صاحب ته نه لیږی؟ یو کیس نه دے، یو کیس بل هم دے، د شپږو میاشتو نه روان دے، عبید الله نوم ئے دے د هغه ماشوم او د دې ماشوم فضل سبحانی دے۔ داسې نور کیسونه هم په دې اسټیبلشمنټ کښې پراته دی چې هغوی نه غواړی، بس دغه ریګولیشن ونگ ته ئے ورواچوی او هغه ئے بس صحت ته رالیږی او صحت ئے هلته لیږی، په مخه پرې نکتې لګوی، نکته اعتراضات لګوی نو زما دا خواست دے، ستاسو په توسط باندې چې د دې دغه د یو Simple طریقه رااوباسی چې که فرض کړه دا کوم قانون دوئ جوړ کړے دے او په دیکښې دا کوم وی، کیدے شی نو بیا د هغه ماشومانان د پښو تلی د نه شنه کوی، پیزارونه د نه شلوی ورله، او په اسانه طریقه باندې د دا مائیګریشن ورله کوی چې هغوی ته تکلیف نه ملاویږی۔ ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ، وقار۔ جی آنریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>بیرسٹر ارشد عبد اللہ(وزیر قانون):</u> سرکاری جواب خو راغلے دے خو دوئ له به سرکاری جواب نه ورکوم۔ (قہقہہ) زما خیال دے دواړه چې کوم نومونه دی، هغه به بریک کښې یا ما ته اوس لیکلی راکړئ او یا ظاهر عالم صاحب زمونږه ایډیشنل سیکرټری صاحب دے، هغوی له به ئے ورکړو او ان شاء الله دیکښې به سمری Definitely move کیږی۔ پکار ده چې 'موؤ' شوے وے او بالکل دا که تاسو د کوئسچن په صورت کښې راوستې وے نو کیدے شی زیات به ښه وو، بیا هم کمیټئ ته ریفر کولې شو خو بهرحال ایشورنس درکوم چې ان شاء الله دواړه Summaries به چیف منسټر ته لاړې شی، ان شاء الله۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Gohar Nawaz Khan, to please move his call attention notice.No. 781 Gohar Nawaz Khan.

<u>جناب گوہر نواز خان:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حکومت نے اساتذہ کے مختلف کیڈرز کی پوسٹوں کو اپ گریڈ کرنے کا نوٹیفیکیشن کیا ہے جس میں گریڈ پانچ، سات اور نو کے اساتذہ کو سکیل چودہ، پندرہ اور سولہ میں بالترتیب ترقی دے دی گئی ہے۔ اس سے پہلے ایس ای ٹی کی پوسٹوں کو بھی اپ گریڈ کیا گیا لیکن ایس ایس ٹی جو اساتذہ میں ایک سینئر

کیڈر ہے، اس کے ساتھ ناانصافی اور سوتیلی ماں جیسا سلوک روا رکھا جارہا ہے، ایس ایس ٹی کو کسی قسم کی ترقی میں شامل نہیں کیا گیا حالانکہ دوسرے صوبوں میں بھی ایس ایس ٹی کیڈر کو ٹائم سکیل دیا گیا ہے، لہذا ایس ایس ٹی کو دیگر اساتذہ کے کیڈر کی طرح ٹائم سکیل دے کر ان کے ساتھ ناانصافی اوریکطرفہ تفریق کو ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر، آج سے کچھ ماہ پہلے 14 جون کو یہاں پر اسمبلی کے باہر اساتذہ نے Protest کیا تھا، ہزاروں کی تعداد میں، اس پر ہمارے سینیئر منسٹر صاحب نے ان کو مطمئن کیا تھا اور کہا تھا کہ ان شاء اللہ آپ کا مسئلہ حل ہوگا لیکن اس میں چونکہ بہت سارے معاملات جو ہیں، وہ فنانشل سمجھے جارہے ہیں، لیکن ایسی کوئی بات نہیں اور اسی اسمبلی فورم پر یہ آواز اٹھائی گئی تھی تو ہمارے منسٹر بابک حسین صاحب کی غیر موجودگی میں قاضی اسد صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ان شاء اللہ ان کے مطالبات کو حل کیا جائیگا لیکن ابھی تک اس کو بالکل کسی نے بھی توجہ نہیں دی۔ دیگر صوبوں میں، سندھ، بلوچستان اور پنجاب، آزاد جموں وکشمیر اور گلگت میں بھی ہمارے ان ٹیچرز کو نوٹیفیکیشن جاری کردیا گیا ہے، ٹائم سکیل دیا گیا ہے، دیگر اساتذہ کے ساتھ جو ان کو پیکج دیا گیا تھا۔ ہمارے صوبے میں چونکہ ان کی حق تلفی ہو رہی ہے، میرے خیال میں اسمبلی میں ہم جتنے بھی ممبران اسمبلی بیٹھے ہیں، معزز ممبران اسمبلی، ان کا حق بنتا ہے کہ ان ٹیچرز کی حق تلفی کو ختم کیا جائے اور دیگر حکومتوں کی طرح ان کو بھی ٹائم سکیل دیا جائے۔ بہت شکریہ، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی آنریبل سردار حسین بابک صاحب۔

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> تھینک یو، سپیکر صاحب۔ گوہر نواز صاحب نے جو توجہ دلائی ہے، ایک نوٹس کے ذریعے اور اس میں گوہر نواز صاحب نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ خدانخواستہ باقی ٹیچرز کو پروموٹ کیا گیا ہے، اپ گریڈ کیا گیا ہے اور ایس ایس ٹیز کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے یا زیادتی ہوئی ہے۔ سپیکر صاحب، آپ کے علم میں ہے کہ ہماری حکومت نے ڈسٹرکٹ ٹیک کیڈر جتنے بھی ہمارے ٹیچرز ہیں، ان کی اپ گریڈیشن کرائی ہے، ان کی پروموشن کا ایک ہم نے راستہ دیا ہے اور یہ ہم نے اسی لئے کیا ہے کہ پچھلے ساٹھ سال میں اساتذہ کو محروم رکھا گیا تھا، ان کی اپ گریڈیشن نہیں کرائی گئی تھی، ان کی پروموشن کے راستے جو تھے، وہ بند تھے، ایک ہی سکیل میں اساتذہ بھرتی ہوتے تھے اور اسی سکیل میں بدقسمتی سے ریٹائرڈ ہوتے تھے۔ ایس ایس ٹیز، جو پہلے ایس ای ٹیز ہوا کرتے تھے سپیکر صاحب، Already ان کو ٹائم سکیل دیا گیا ہے، ان کی جوانٹری پوائنٹ ہے، ایس ای ٹیز یا ایس ایس ٹیز جو ہمارے

بھرتی ہوتے ہیں، وہ سولہ سکیل میں بھرتی ہوتے ہیں اور جب ان کی دس سال سروس ہو جاتی ہے، تو سترہ سکیل ان کو دیا جاتا ہے، ایک۔ دوسری بات سپیکر صاحب، ہم نے 80% جو ڈیپارٹمنٹل پروموشن کوٹہ ہے ہیڈ ماسٹر تک جانے کو، ہم نے ان کو 80% کوٹہ دیا ہوا ہے۔ دوسری بات، سپیکر صاحب! تیسری بات، ہمارے جو ایس ایس ہیں، میں موازنہ ابھی کرتا ہوں کہ کتنی فوقیت ہم دے رہے ہیں، کتنی ہم Priority دے رہے ہیں، ایس ای ٹیز کو یا ایس ایس ٹیز کو، جو ہمارے ایس ایس ہوتے ہیں، وہ سترہ سکیل میں ہوتے ہیں اور ان کو سترہ سال تعلیم پہ ہم نے ان کو سترہ سکیل دیا ہوا ہے۔ پی ٹی، ڈی ایم اور سی ٹی کو پندرہ سالہ تعلیم پر ہم نے پندرہ سکیل دیا ہوا ہے۔ ایس ای ٹیز یا ایس ایس ٹیز، ان کی پندرہ سالہ تعلیم ہے اور ہم نے ان کو سولہ سکیل دیا ہوا ہے۔ تو ایسا ہرگز نہیں ہے، ہم نے ان اساتذہ کی محرومیوں کا ازالہ کیا ہے جن کو ماضی میں نظر انداز کیا گیا تھا۔ ایس ایس ٹیز کو Already ہم نے انٹری پوائنٹ جو ہے، وہ بھی ان کا سولہ ہے، Basic Pay Scale ہے پلس ان کو ٹائم سکیل بھی ملا ہوا ہے پلس ان کو 80% پروموشن میں ہم نے کوٹہ بھی دیا ہوا ہے اور پلس ان کے اکیڈمک اور تعلیمی کوائف کو دیکھتے ہوئے ایک گریڈ کا اضافہ بھی دیدیا ہے۔ بہر حال ہمارے پارلیمانی لیڈر صاحب کے حکم کے مطابق وہ لوگ یہاں پہ آئے تھے، ہم نے ان کے ساتھ ایک میٹنگ Arrange کی ہے، ان شاء اللہ میں گوہر نواز صاحب سے بھی کہونگا کہ اگر وہ لوگ دوبارہ چاہیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں، ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھ جائینگے، وہ آرگنائزیشن والے بیٹھ جائینگے لیکن یہ بات کرنا کہ ان کے ساتھ زیادتی ہے، بالکل ان کے ساتھ زیادتی ہے، پھر بھی ہم دیکھ لیتے ہیں، ان شاء اللہ جو کچھ ہم ان کیلئے کر سکتے ہیں، میں Assure کراتا ہوں، ان شاء اللہ گوہر نواز صاحب کو ان شاء اللہ کہ ان کے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، تھینک یو۔ یہ اچھی بات ہو گی کہ سب کو بلالیں اور ان کے ساتھ بیٹھ جائیں، گوہر نواز خان، ادھر اسمبلی کے پرانے ہال میں سردار حسین بابک صاحب آجائیگا، اپنے سارے ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ، آپ ان کے ساتھ Negotiate کریں۔

مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

(خیبر پختونخوا برخاست شدہ ملازمین (تعیناتی) مجریہ 2012)

<u>Mr. Speaker:</u> Honourable Minister for Law, on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please

introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa Sacked Employees (Appointment) Bill, 2012, may be taken into consideration may be introduced.

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: یہ Introduce کریں۔ جی بسم اللہ، Introduce کریں جی۔

Barrister Arshad Abdullah (Minister For Law): Thank you, Mr. Speaker. I am very proud to present the Khyber Pakhtunkhwa, Sacked Employees (Appointment) Bill, 2012, before this august House. (Applause) and believe that so many families will benefit, hundreds & thousands of families will benefit Insha Allah due to this legislation. Thank you.

Mr. Speaker: It stands introduced. شکریہ جی۔ بیس منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے نماز اور چائے بھی آپ پی لیں اس میں۔ تھینک یو جی۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: ایک منٹ کیلئے ذرا گھنٹیاں بجائی جائیں، ایک منٹ کیلئے ذرا گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ معزز اراکین اسمبلی الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے موصول شدہ سالانہ گوشوارہ سال 2011-12 کے فارمز آپ کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔ مذکورہ گوشواروں کی واپسی کی تاریخ 30 ستمبر 2012 ہے۔ برائے مہربانی یہ فارم پر کر کے براہ راست سیکرٹری الیکشن کمیشن، اسلام آباد کے پاس جمع کرائیں تاکہ بعد میں آپ کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اپرنٹس شپ، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law on behalf of Minister Technical Education, to please move that the Khyber Paktunkhwa Apprenticeship (Amendment) Bill, 2012, may be taken into consideration at once.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. I urge this august House that the Khyber Paktunkhwa Apprenticeship (Amendment) Bill, 2011, may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Paktunkhwa, Apprenticeship (Amendment) Bill, 2011, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 1 to 4 stand part of the Bill. Amendment in Clause 5 of the Bill: Shazia Tehmas khan, please move her amendment in section (3) of Clause 5 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in section (3), as referred to in Clause 5 of the Bill, after the word ‘Gazette’ the comma shall be inserted.

Mr. Speaker: Only comma?

محترمہ شازیہ طہماس خان: یس سر۔آپ Full stop insert کر دیں۔

جناب سپیکر: اجازت ہے، Comma ڈال دیں کہ نہیں ڈالیں؟

وزیر قانون: ڈال لیتے ہیں جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Long title and preamble also stands part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا اپرنٹس شپ، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Hon’able Minister for Law on behalf of Minister Technical Education, to please move for passage of the Bill.

Minister for Law: I urge this august House that the Khyber Paktunkhwa, Apprenticeship (Amendment) Bill, 2012, may be passed. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Apprenticeship (Amendment) Bill, 2012 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

وزیرقانون: د ټول هاؤس شکریه ادا کوؤ چې د وئ په لیجسلیشن کښېHelp وکړو او د ټولو شکرګزار یو، د منسټر ټیکنیکل ایجوکیشن په Behalf او پخپله هم۔

میاں افتخار حسین (وزیراطلاعات): جی د وئ خو مونږ پا ښولو۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) په زور مو پرېې خپله شکریه ادا کړه۔

وزیراطلاعات: جی د ے میاں ګانو پورې دا خبره مشهوره ده چې وائی تا لی کښېې د ورته پښه نه وی ایښودې نو وائی درته ست نه کوی۔ دا د میاګانو نه هم ورتیر د ے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: الله د ورته خیر کړی۔ دا راته اووایئ چې دې بل کښېې هم ورسره داسې کوآپریشن کوئ که نه، دا بل خو ډیره لویه پلنده ده۔

وزیر اطلاعات: چې تاسو نوکونه نه جنګوئ نو ښوک خبر نه دی، هم داسې کوآپریشن روان د ے ، او کنه جی۔

جناب سپیکر: دا ئے لیکلی راوړی دی، دا خو د شپې باره بجې پورې هم نه پاس کیږی که دا دغه وی۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایمر جنسی ریسکیو سروسز، مجریہ 2012 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law on behalf of the honourable Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services Bill, 2012, may be taken into consideration at once.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker. I urge this august House that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services Bill, 2012, may be brought into consideration. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services Bill, 2012, may be

taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have. Clause 1 stands part of the Bill. Amendments in Clause 2 of the Bill: Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in paragraph (g) of Clause 2 of the Bill.

Ms. Noor Sahar: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (g), after the word ‘Immediate’ the word ‘remedial’ may be inserted.

Mr. Speaker: Ji, honourable Law Minister Sahib.

وزیر قانون: جی Agree کرتے ہیں انکی Suggestion, amendment کے ساتھ Agree کرتے ہیں جی اور سپورٹ کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in paragraph (m) of Clause 2 of the Bill.

Ms. Noor Sahar: I beg to move that in Clause 2, in paragraph (m), after the word and the comma ‘Vehicle,’ the word ‘Roads’ and after the word ‘Aircraft’ the words ‘or Runway’ may be inserted.

Mr. Speaker: Ji, hon’able Law Minister Sahib.

وزیر قانون: جی نہیں، میرے خیال میں یہ جو ہے، It will narrow down the definition اس وقت تو بڑی Open definition ہے یا Land ہے یا Flat ہے یا Building ہے یا Vehicle ہے یا Vessels ہے یا Aircraft ہے تو It will narrow down the definition. We do not agree، تو میں گزارش کرونگا کہ اپنی یہ امنڈمنٹ واپس لے لیں۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: ٹھیک ہے سر، اگر میں واپس لے لوں لیکن اگر روڈ نہیں ہو گا تو وہیکل کس طرح جائے گا اور اگر 'رن وے' نہیں ہو گا تو 'ائیر کرافٹ' کس طرح چلے گا؟

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، جب واپس لے رہے ہیں تو Original paragraph (m), amendment withdrawn. Original paragraph (m) of Clause 2 stands part of the Bill. Paragraph (a) to f, h to l and m to w also stand part of the Bill. Amendment in Clause 3 of the Bill: First amendment, Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in sub clause (3) of Clause 3 of the Bill.

Ms. Noor Sahar: I beg to move that in Clause 3, in sub clause (3) for the word 'Fit' the words 'It proper' may be substituted.

جناب سپیکر: یہ Fit اور Proper اس کی Definition، اس میں کیا فرق آئے گا؟

محترمہ نور سحر: سر، It proper لږ صحیح رائی او 'Fit' لکه صحیح انگلش نه رائی زما په دغه سره۔

Mr. Speaker: Deems fit. Ji honourable Minister.

وزیر قانون: Language wise تو یہ 'Fit' ٹھیک ہے لیکن 'Proper' سے بھی فرق نہیں پڑتا، میں ان کیساتھ Agree کرتا ہوں، خیر ہے ان کی امنڈمنٹ کو منظور کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: جب اس نے محنت کی ہے تو تھوڑا سا، ٹھیک ہے، اچھی بات ہے، Very good۔

The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in sub clause (4) of Clause 3 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I beg to move that in Clause 3, in sub clause (4), after the word 'Equipments' the comma and the word 'Fund' may be inserted.

سر، یہ Basically Clause اس کلاز میں میں نے امنڈمنٹ، Equipment کے بعد لفظ Fund کو لگایا ہے، وہ اسلئے کہ جو انہوں نے یہاں پر بتایا ہے کہ The Rescue 1122 shall have the authority to accept donations in the shape of land ,vehicles, equipments and other such items، تو میرا خیال ہے کہ اگر دونوں ایجنسیز کے علاوہ کوئی فنڈ

دینا چاہے یا کچھ اور دینا چاہے تو وہ بھی مطلب Accept ہو سکتا ہے اور ہوا ہے۔ بنیادی طور پر اس کے پیچھے میرا مقصد صرف 'Fund' Insert کرنے کا یہی تھا کہ اس کے پاس Liberty ہو۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ کہتے ہیں کہ نقد نقد بھی اگر ملے تو۔ جی آنریبل منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون</u>: ہاں جی، بالکل، انکی امنڈمنٹ بالکل ٹھیک ہے اور اس کو مانتے ہیں، ان کو سپورٹ کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Israrullah Khan Gandapur. Not present, it lapses. The original sub clause (5) of Clause 3 stands part of the Bill; sub clauses (1) and (2) of Clause 3 also stand part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, it lapses. Since the amendment lapsed, original paragraph (b) of Clause 4 stands part of the Bill. Paragraph (a) and (c) to (o) of Clause 4 also stand part of the Bill. Amendments in Clause 5 of the Bill: First, second amendments, Shazia Tehmas Khan and Noor Sahar Bibi, to please move their identical amendments in paragraph (e) of Clause 5 of the Bill.

<u>Ms. Shazia Tehmas Khan</u>: I ask to move that in Clause 5, in paragraph (c), after the word 'Female' the comma and words 'one non-muslim member' may be inserted.

<u>Mr. Speaker</u>: This is paragraph (c)?

<u>Ms. Shazia Tehmas</u>: Ji, Sir.

<u>Mr. Speaker</u>: Ji, paragraph (c) of Clause 5.

<u>محترمہ شازیہ طہماس خان</u>: سر، بنیادی طور پر چونکہ اس میں چار ممبران جو ہیں تو وہ اسمبلی سے لیے جائیں گے تو میں سمجھتی ہوں کہ اچھی خاصی گنجائش ہے کہ اس میں ہم اپنی جو 'مینارٹیز' ہیں یا جو 'نان مسلم' ممبرز ہیں، ان کو بھی Include کریں۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ اس میں یہ پوزیشن رکھی جائے کہ ایک ممبر جو ہے تو وہ ہمارے جو مینارٹی یا 'نان مسلم' ممبرز یہاں پر ہیں، وہ بھی اس میں شامل ہوں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر گورنمنٹ اس آنریبل ممبر کی یہ جو امنڈمنٹ ہے، اس کو Accept کرنا چاہتی ہے تو پھر یہ تعداد پھر بڑھانا ہوگی ورنہ تو اگر ایک 'نان مسلم' ہوگیا، ایک فیمیل ہوگئی، ایک اپوزیشن سے ہوگیا تو سارے پھر گورنمنٹ پارٹی سے، پھر ایک یہ ہوگیا تو یا تو پانچ کرلیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آصف بھٹی، آصف بھٹی صاحب۔

Mr. Asif Bhatti: Thank you.

جناب سپیکر: ودریږه جی زما په خیال دا نورسحر بی بی 'موؤ' کړی کنهآصف بھٹی، تو پھر آپ اس کے بعد بولیں جی۔

Mr. Asif Bhatti: Right Sir.

جناب سپیکر: جی نور سحر بی بی۔

Ms. Noor Sahar: Thank you, Speaker Sir. I beg to move that in Clause 5-----

جناب سپیکر: Identical دے که نه؟

Mrs. Noor Sahar: In paragraph (c), after the word 'Female' the comma and words 'one non-muslim member' may be inserted.

سر، دا زیاتے دے چې دوئ له پکښې مونږه حصه ورکړو ځکه چې څلور ممبران د اسمبلئ نه دی، ګورنمنټ نه دی او یو اپوزیشن نه دے او یو فیمیل دے، نو دوئ له هم پکښې حصه پکار ده، پکار ده چې مینا رټی له پکښې حصه ملاؤ شی۔

جناب سپیکر: جی آصف بھٹی۔آنریبل آصف بھٹی صاحب۔

Mr. Asif Bhatti: Thank you, Sir. Sir, First of all I appreciate and I will say thanks to both honourable Members who have presented amendment in Clause 5 and paragraph (c) because, as you know, in Articles and also in Constitution of Pakistan, minorities are given equal rights of citizenship of Pakistan, so therefore I-----

جناب سپیکر: بالکل ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

Mr. Asif Bhatti: We fully supported that amendment and if you see in a past, in all Standing Committees and the other Committees no representation has been given.

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے آصف بھٹی جب بولتا ہے تو آپ بھی اٹھتے ہیں۔آپ بھی ملک قاسم اور۔۔۔۔۔

Mr. Asif Bhatti: That's why I think, this is a right amendment and minorities should have a right to participate in all committees on any positive action gives to the betterment for the development of Pakistan. So, we will support this.

جناب سپیکر: شکریہ، تھینک یو جی، کشور کمار۔

جناب کشور کمار: سر، سب سے پہلے تو میں اپنی دونوں بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس میں 'نان مسلم' رکھا گیا اور میں حکومت کو بھی یہ Benefit دینا چاہونگا، بلکہ ان کے پاس بہت اچھا موقع ہے کہ اس ہاؤس میں مینارٹی کا خاص خیال رکھیں اور یہ امنڈمنٹ جو ہے، اس کو Appreciate کریں اور اس کو شامل کیا جائے تاکہ یہ جو پوری کیبنٹ ایک قسم کی ہوگی، جس میں سے گورنمنٹ بھی، اپوزیشن بھی، فیمیل بھی اور مینارٹی جب 'نان مسلم' آجائے گا تو یہ ہاؤس پورا ہو جائے گا، تو اس چیز کو شامل کرنا چاہیئے۔

Mr. Speaker: Ji honourable law Minister Sahib, please.

وزیر قانون: ایسا ہے جی، جیسا ماحول ابھی بن رہا ہے، میری Suggestion ہے کہ اگر Consensus بنتا
ہے ہاؤس کا، آپ سب کا، تو اگر اس کو اتنا ہی کر دیں کہ Four members of the provincial
assembly full stop، Obviously to be nominated by the Speaker of
the Provincial Assembly، تو پھر یہ ہے کہ ہم We trust the office of the
Speaker، آپ چاہے مینارٹی بھجوائیں، آپ چاہے فیمیل ممبرز بھجوائیں، ٹریژری سے بھجواتے ہیں،
آپ کی Discretion ہوگی، Office of the Speaker کی، تو اگر اس کے اوپر بات بنتی ہے
تو میرے خیال سے وہ کر لیتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی، میں بھی Agree کرتا ہوں منسٹر صاحب سے، جب وہ آپ کو اختیار دیتے ہیں تو پھر آپ کو 'فل' اختیار دے دیں، اس طرح نہیں کہ آپ کو Bound کریں کہ آپ اس اس کو بھیجیں گے، اس اس کو نہیں بھیجیں گے۔ بیشک جب آپ بھیجیں گے تو آپ فیمیل کو بھی لائیں، مینارٹیز کو بھی لائیں، اپوزیشن کو بھی لائیں، جس کو بھی لائیں اس کو لائیں۔

جناب سپیکر: جی آپ کیا کہتے ہیں؟ 'موؤر' زشازیہ بی بی، فرسٹ۔

محترمہ شازیہ طہماش خان: سر، بالکل بہت اچھی Suggestions ہیں لیکن میں یہ سمجھتی ہوں، یہاں یہ بات Clarify ہونی چاہیئے کہ آپ کا ریکارڈ ایسا نہیں رہا کہ آپ نے کبھی کسی کو محروم رکھا ہو تو میں

عبدالاکبر خان کی بات کو Endorse کرتی ہوں لیکن اس ترمیم کے ساتھ کہ آپ پر لازم ہے کہ اس میں جو ہے تو ینارٹی کو نمائندگی دینگے۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: ٹھیک ہے سر، میں بھی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Bound نہ کریں جی۔

<u>محترمہ نور سحر</u>: سر، میں بھی آپ پر چھوڑتی ہوں کہ جسطرح آپ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the verbal amendment moved by the honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Mufti Kifayullah Sahib, not present it lapses. Again, fourth amendment, Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in paragraph (l) of Clause 5 of the Bill, not present, it lapses, therefore, the original paragraph (l) of Clause 5 stands part of the Bill. Paragraphs (a), (b), (d) to (k) and (m) of Clause 5 also stand part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 6 of the Bill, not present, it lapses. The original sub clause (2) of Clause 6 stands part of the Bill. Sub clauses (1), (3) and (4) of Clause 6 also stand part of the Bill. Clauses 7 to 9 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 7 to 9 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 7 to 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 7 to 9 stand parts of the Bill. Amendment in Clause 10 of the Bill: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub clause (2) of Clause 10 of the Bill.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 10, for sub clause (2), the following may be substituted namely:

"2. The Director General shall be a person who:

(a) is a postgraduate in emergency management or an emergency subject or has specialization in management of trauma or emergency patients or is a medical postgraduate;
(b) has adequate knowledge, formal training and expertise in the field of emergency management; and
(c) is not more than sixty years of age,”

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی۔آ نریبل لاء منسٹر صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> میرے خیال میں اچھی Suggestion ہے جی، سپورٹ کرتے ہیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted and stand parts of the Bill. Second amendment: Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his amendment in sub clause (5) of Clause 10 of the Bill.

<u>Mr. Abdul Akbar Khan:</u> Mr. Speaker, I beg to move that in Clause 10, in sub clause (5), the words “appointed under clause (a) of sub section (2)” may be deleted.

<u>جناب سپیکر:</u> جی آ نریبل لاء منسٹر صاحب، پلیز۔

<u>وزیر قانون:</u> سپورٹ کوؤ ئے جی۔

<u>Mr. Speaker:</u> The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Third amendment: Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in sub clause (7) of Clause 10 of the Bill.

<u>Ms. Noor Sahar:</u> I beg to move that in Clause 10, in sub clause (7), after the figures ‘1122’ the words “not below the rank of BPS-18” may be added.

سر، اگر اتنا بڑا افسر بھرتی ہو رہا ہے ڈائریکٹر، تو اس کیلئے کوئی ’رینک‘ تو ہونا چاہیئے، یہ تو نہیں کہ جو بھی اس کو ملے تو وہ ڈائریکٹر بنا دیں، تو اس کیلئے کم از کم گریڈ تو Clarify ہونا چاہیئے نا۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: نه جی دیکبنې داسې ده جی چې یره دا چونکه ایمرجنسی سروسز دی، دیکبنې به مونږه ډې جی نه Bound کوؤ، هغه لکه ایمرجنسی سیچویشن کبنې یو انسپکټر په Site باندې وی، هلته کبنې ډائریکټر یا دغه خلق نه وی نو هغه Authorize کولے شی چې او دا زما فنکشنز دی، ته اختیار استعمال کړه، دې وخت کبنې Urgency ده، شپه ده، دغه دے، لکه داسې قدغن پرې نه دی لګول پکار، ایمرجنسی سروس کبنې به دا رکاوټ راشی۔ نو زما خواست دے چې دا واپس واخلی جی۔

جناب سپیکر: جی، دا نه، دا ټهیک هم داسې ده، د شپې داسې بعضې وخت کبنې به هغه ګریډ 18 صاحب ثوک راپاثوی؟

محترمہ نور سحر: او بس ټهیک ده، ټهیک شوه، زه واپس اخلم۔

جناب عبدالاکبر خان: افسر خو دے، خامخا افسر، ستره خو به وی کنه، خامخا زما خیال دے دا Bound کول نه غواړی۔

محترمہ نور سحر: بس ٹھیک ہے سر، میں واپس لیتی ہوں۔

Mr. Speaker: The amendment withdrawn, original sub clause (7) of Clause 10 stands parts of the Bill. Sub clause (1), (3), (4) and (6) of Clause 10 also stand parts of the Bill. Abdul Akbar Khan, amendment in Clause 11 of the Bill. Abdul Akbar Khan, to please move his amendments in Clause 11 of the Bill.

Mr. Abdul Akbar Khan: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that for Clause 11, the following may be substituted namely: -

"11. Director, Deputy Director and Assistant Director: (1) There shall be Directors, Deputy Directors and Assistant Directors of the Rescue 1122, who shall be appointed in such a manner as may be prescribed by regulations.

جناب سپیکر: دا بل هم اووایه کنه۔

Mr. Abdul Akbar Khan: "2. A Director, Deputy Director and Assistant Director shall perform such functions as may be prescribed by regulations.

جناب سپیکر: دا دویم، دا ډائریکټر ټهیک دے کنه او، جی آنریبل لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: زما په خیال د دې سره به زیات Transparent وی چې کله Regulations in writing راشی هر څه، هغه به زیات Transparent وی نو زه د دوئ سپورټ کومه جی، د دوئ دا امنډمنټ۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Mufti Kifayatullah Sahib, lapsed. Clause 12 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 12 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 12 stands part of the Bill. Amendments in Clause 13 of the Bill: Shazia Tehmash Khan, to please move her amendment in paragraph (b) of sub clause (3) of Clause 13 of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: Sir, I request to move that in Clause 13, in sub clause (3), in paragraph (b), after the word 'management' the comma and the words "disaster and crises management" may be added.

سر، یہ Clause basically اس ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر کیلئے ہے کہ جو ڈسٹرکٹ یا ڈسٹرکٹ کے علاوہ بھی جو ایمرجنسی آفیسر ہے، ان کی Qualification کے حوالے سے ہے کہ At least پانچ سال کا ان کا تجربہ ہونا چاہیئے Relevant field میں جو انہوں نے Preference دی ہے Emergency management کو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس کے علاوہ اگر Crises Management کے نام سے یا Disaster Management کے نام سے لوگوں نے مختلف Field میں کام بھی کئے ہیں اور ضلعی ادارے بھی ہیں، حکومتی اور غیر حکومتی دونوں، تو میں نے بس اس کو تھوڑا سا Vast کرنے کی کوشش کی ہے کہ اگر کسی کے پاس Emergency management کا سرٹیفیکیٹ، ڈپلومہ یا ڈگری نہ ہو تو Crises اور Disaster سے بھی کام۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میری اسمیں گزارش یہ ہے کہ اس سے Broaden نہیں ہوجائیگا بلکہ اس سے Narrow down ہوجائیگااور شاید ایسے لوگ جو یہ فرمارہی ہیں، شاید وہ Available بھی نہ ہوں تو میں گزارش یہ کروں گا کہ مشکلات میں پڑ جائے گا ریسکیو 1122، اس کو اس قسم کی Strict definition کولاء میں نہیں لاتے،اس کو تھوڑا Open ended, lose ended چھوڑتے ہیں،ہاں البتہ یہ ہے کہ ایک Term ہے انہوں نے Probably کا لفظ استعمال کیا ہے،اس کو Preferably اگر ہم کردیں تو زیادہ بہتر ہوگا، Consensus اگر بنتا ہے، باقی Emergency management تک ہی Restrict رہے اور ان سے میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ واپس لے لیں،اپنی امنڈمنٹ۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: اس کو Probably ہی میں سمجھتی ہوں رہنا ٹھیک رہے گا بجائے Preferably کرنے کے۔ Probably ٹھیک ہے سر،اور Withdraw کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: وہ تو پہلے سے ہے لیکن ابھی جو Verbal amendment آگئی منسٹر صاحب کی، کیا کروں، 'موو' کروں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے یہ ایک Suggestion دی ہے، یہ ان کی طرف سے ہے، تو پھر یہ منسٹر صاحب اگر خود 'موو' کریں تو Verbal amendment اس کی آجائیگی تو Honourable Member withdraw کرے گی یا منسٹر صاحب اگر ان کو کہتے ہیں تو وہ 'موو' کرینگی، اپنی جو Original ہے وہ Withdraw کرے گی، Verbal amendment move کرے گی،اگر ضرورت ہو۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ خود 'موو' کریں۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): میری یہ ان سے خواست ہے اور آپ سے، سب ہاؤس سے کہ یہ جو ہے The word جو Probably ہے یہاں پر، یہ True construction اس کی نہیں ہے، میرے خیال سے تھوڑی غلطی ہوئی ہے، اس میں Clerical mistake ہے، جو بھی ہے، اس کو Preferably-----

جناب سپیکر: Preferably ٹھیک ہے، ٹھیک Sound ہوتا ہے، یہ Sound ٹھیک ہوتا ہے بی بی۔

Mr. Speaker: The verbal amendment moved by the honourable Law Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub clauses (1), (2) and (4) of Clause 13 also stand parts of the Bill. Amendment in Clause 14 of the Bill: Mufti Kifayatullah Sahib, lapsed, therefore, the original sub clause (2) of

مفتی کفایت اللہ صاحب تو Lapse ہو گیا اور شازیہ بی بی،

Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in paragraph (a) of sub clause (2) of Clause 14 of the Bill

محترمہ شازیہ طہماس خان: سر، اسے میں Withdraw کرتی ہوں جی۔

Mr. Speaker: Amendment withdrawn, original sub clause (2) of Clause 14 stand part of the Bill. Sub clauses (1), (3), (4), and (5) of Clause 14 also stand parts of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 15 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 15 stands part of the Bill. Amendment in 16 of the Bill, Mufti Kifayatullah Sahib, lapsed, therefore, original sub clause (1) of Clause 16 stands part of the Bill. Sub clauses (2) to (5) of Clause 16 also stand parts of the Bill. Clause 17 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 17 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 17 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 17 stands part of the Bill. Amendment in Clause 18 of the Bill: Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in sub clause (2) of Clause 18 of the Bill.

Ms. Noor Sahar: I beg to move that in Clause 18, in sub clause (2), in paragraph (c), for the word ‘onto’ the word ‘into’ may be substituted.

جناب سپیکر: هں، دا څنګه ساؤنډ کوی، ودرېږه منسټر صاحب نه هم واؤرو کنه چې هغه څه وائی؟

وزیر قانون: دا زړه Legal، زوړ Legal language دے-----

جناب سپیکر: دغه زوړ دے او دا لړ نوے، لړ-----

وزیر قانون: نو دا لړ نوے دا به Adopt کړو جی، ما ته پرې اعتراض نشته جی۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: On او In کښې نن سبا لږ دغه راغلے دے جی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub Clauses (1), (3) and (4) of Clause 18 also stand parts of the Bill. Clauses 19 to 22 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 19 to 22 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 19 to 22 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 19 to 22 stand parts of the Bill. Amendment in Clause 23 of the Bill: Mr. Abdul Akbar Khan اور اسرار اللہ خان تو ہیں ہی نہیں۔

ایک رکن: سر، اس کی کاپی تو ہمارے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہاں ایک کاپی ان کو دے دیں۔ عبدالاکبر خان! اس پر تھوڑا سوچ لیں، یہ امنڈمنٹ مجھے بھی کچھ ساؤنڈ نہیں ہو رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سمجھا سر۔

جناب سپیکر: آپ ذرا 'موو' کر لیں پہلے-----

جناب عبدالاکبر خان: نہیں اگر آپ کو ساؤنڈ اچھی نہیں ہو رہی ہے تو پھر میں 'موو' کیسے کروں جی؟

(قہقہہ)

جناب سپیکر: یہ Regularize-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، میرا صرف اس امنڈمنٹ کے 'موو' کرنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ Discriminatory ہوگا کہ ہم ایک Segment of the society کو تو ریگولر کریں اور باقی کو نہ کریں، تو میں صرف اسی لئے امنڈمنٹ لایا، اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ نہیں، تو بس میں واپس کرلونگا۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں بہت بڑی ٹریننگ سے گزر چکے ہیں یہ لڑکے اور یہ سب-----

جناب عبدالاکبر خان: سر، مجھے اس پر اعتراض نہیں ہے۔ سر، مجھے اس پر ہے کہ مطلب ہے یہ Discriminatory ہوگا کہ آپ صرف ایک پراجیکٹ کو ریگولرائز کر رہے ہیں اور دوسرے آپ کے جو بہت سے Segments ہیں سوسائٹی کے، لیکچررز ہیں، ڈاکٹرز ہیں اور کچھ اور ہیں، تو ٹھیک ہے لیکن جناب سپیکر، آپ کو (ترمیم) اچھی ساؤنڈ نہیں ہو رہی ہے تو میں پیش نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر: بات آپ کی صحیح ہے لیکن وہ اتنی بڑی ٹریننگ سے گزر چکے ہیں ناکہ ان سب کو ہم اگر ختم کر دیں تو ایک 'پینڈورا باکس' کھل جائے گا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں واپس لیتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو، (قہقہہ) یہ میں پڑھ رہا تھا تو مجھے کچھ زیادہ وہ اچھی نہیں لگی۔
The amendment withdrawn. Noor Sahar Bibi, to please move her amendment in sub clause (1) of Clause 23 of the Bill.

Ms: Noor Sahar: I beg to move that in Clause 23, in sub clause (1), in line 3, after the word 'posts', the words "with all its perks and privileges" may be added.

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر۔

وزیر قانون: Perks and privileges تهیک ده جی، Agreed, agreed۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill.

جناب عبدالاکبر خان: زما والا جی Withdraw شو او د هغې هغه Adopt شو۔

جناب سپیکر: او جی دا Adopt شو، دا ستاسو والا خو بیا د Repeat کولو ضرورت نشته کنه۔

Sub clause (2) of Clause 23 also stands part of the Bill. Clauses 24 to 26 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 24 to 26 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 24 to 26 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 24 to 26 stand part of the Bill. Amendment in Clause 27 of the Bill: Mufti Kifayatullah Sahib, lapsed. Original sub clause (1) of Clause 27 stands part of the Bill. Sub clauses (2) and (3) of Clause 27 also stand parts of the Bill. Clauses 28 to 29 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 28 to 29 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 28 to 29 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 28 to 29 stand parts of the Bill. Amendment in Clause 30 of the Bill: Israrullah Khan, lapsed, therefore, the original Clause 30 stands part of the Bill. Clauses 31 to 32 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 31 and 32 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 31 and 32 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 31 and 32 stand part of the Bill. Amendment in the Preamble Clause: Shazia Tehmas Khan, to please move her amendment in the Preamble Clause of the Bill.

Ms. Shazia Tehmas Khan: I request to move that in Preamble, in line 4, for the word 'avoid', the word 'combat' may be substituted.

جناب سپیکر: Avoid کی جگہ Combat آپ چاہتے ہیں؟

محترمہ شازیہ طہماس خان: Exactly جی۔

جناب سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میرے خیال میں جی، اگر اس کو غور سے پڑھا جائے تو یہ ایسا ہے، یہ آخری جو Line 3 ہے، Second last line, "and recommending measures to be taken by a related Organizations to avoid emergencies"، مطلب یہ ہے کہ باقی جو دوسرے ادارے ہیں، ان کو سمجھانا کہ Fire extinguisher رکھیں اپنے پاس، یہ کریں، Because this is not any body else's job to combat emergencies، یہ صرف Rescue 1122 کا ہے تو لہذا یہ یہاں پر It would، اس کی جو ہے، یہ Preamble میں It would be, now its not suitable۔ اگر ہاں اس طرح کر لیں کہ یا تو یہ Withdraw کر لیں، میری گزارش ہو گی کیونکہ Its for other department not for Rescue 1122۔

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر! انہوں نے جو یہاں ایمرجنسی کو Define کیا ہے، Definition 2 میں، (g) میں، تو اس میں نہ صرف Man made disaster کا انہوں نے ذکر کیا ہے، بلکہ انہوں نے Natural disaster کا بھی ذکر کیا ہے۔ اب جب ایمرجنسی ہو جاتی ہے، اسے آپ Avoid تو نہیں کر سکتے، یہ اس جملے پہ میرا اعتراض ہے، اگر یہ مناسب سمجھیں تو Address کا لفظ بھی اس میں لا سکتے ہیں لیکن Avoid کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے ایمرجنسی کو نظر انداز کیا جو کہ ہو نہیں سکتا۔

وزیر قانون: نہیں نہیں، نہیں اس طرح کر لیں جی، یہ تو Preamble ہے، تو ایسے Genrally ایک Concept ہے۔ ایسا کر لیتے ہیں To avoid our combat emergencies تو چلو ان کی امنڈمنٹ بھی آ جائیگی اور Avoid our combat-----

Mr. Speaker: Our combat.

وزیر قانون: ہاں جی، اس طرح کر لیں۔

Mr. Speaker: The joint amendment, the motion before the House is that the joint amendment moved by the honourable Minister and Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendments are adopted and stand part of the Bill. Long title also stands part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایمرجنسی ریسکیو سروسز، مجریہ 2012 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Law on behalf of the Chief Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services Bill, 2012, may be passed.

Minister for Law: I humbly request this august House to pass the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services Bill, 2012. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services Bill, 2012, may be passed as amended? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

(Applause)

وزیر قانون: ما له جی د غه را کړئ، یو منټ۔

جناب سپیکر: ولې نه جی۔ آنریبل لاء منسټر صاحب۔

وزیر قانون: زه جی د زړه د کومی نه د ټول هاؤس ډیر زیات شکرګزار یم چې د ریسکیو 1122 څومره ملازمین دی، نن هغوی به ټول ډیر زیات خوشحاله وی ځکه چې هغوی د ډیرې مودې نه خپل کار کولو او ډیر Risky job ئے کولو او د هغوی د سروس هیڅ پته نه لګیده، ډیره Uncertainty وه هغوی کښې، نو ډیرو منسټرانو صاحبانو ټولو ته پته ده چې د هغوی د ریګولرائزیشن او دا ټول Efforts چې کوم دی، د اسمبلئ اړخ نه د ټولې صوبې ته یو ډیر لوئے Gift دے او زه شکرګزار یم د وزیر اعلیٰ سائډ نه۔ تهینک یو جی، مهربانی۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر اطلاعات: د دوئ شکریه ادا کړئ، زه به دلته کښې یو پیوند ولګومه۔

جناب عبدالاکبر خان: اوئے لګوه۔

وزیراطلاعات: ډیر د خوشحالئ مقام دے او ډیره ښه خبره ده خو نورسحر بی بی ته به ئے Yes yes کول لکه چې ملاؤ دی او چې د شازیه بی بی نمبر به راغلو، وائی نو، نو په دیکښې مطلب دا۔۔۔۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) میاں صاحب۔

وزیراطلاعات: لکه سره د دې دواړو خیر دے پاس شو۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: دا اوس هغه میاں صاحب، هغه نوکونه جنګولو والا کار اوس تا شروع کړو؟

وزیراطلاعات: ما ولې شروع کړے دے؟ تاسو ئے په رښتیا جنګوئ او زه خو ئے مینه پیدا کوم۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) نه که رښتیا خبره وی، ښه شوه امنډمنټ هم پکښې، Improvement راغے او دا Positive دغه ډیر ښه وی۔ یہ لیجسلیشن سارے صوبے کیلئے ہوتی ہے اور ایک بڑی اچھی وہ ہوتی ہے۔ وہ بے چارے بھی یہ ایمبولینس سروس کبھی مجھے دکھاتے، کبھی ان کو دکھاتے۔ جی بشیر بلور صاحب، آنریبل سینیئر منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): Thank you very much, Speaker Sahib، میں آپ کا اور ہاؤس کا، سب کا شکر گزار بھی ہوں اور میں یہ بھی کہتا ہوں کہ 1122، یہ اس گورنمنٹ کا اتنا بڑا جراتمندانہ اقدام ہے کہ میں آپ کو دعوے سے کہتا ہوں کہ ہمارے پشاور میں جہاں جہاں بھی حالات ایسے پیدا ہوئے، انہوں نے اپنی جانوں پہ کھیل کر لوگوں کو بچایا اور میں وہاں تقریباً ہر جگہ موجود رہا ہوں، انہوں نے ایسے ایسے کام کئے ہیں جو کہ عام آدمی نہیں کر سکتا تھا اور پرسوں جو۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

جناب سپیکر: جی بشیر بلور صاحب، آپ اپنی وہ 'کمپلیٹ' کریں، اچھی ہے Appreciation، جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): عموماً مونږ چې خپله خبره کوؤ نو اذان وشی، وائی چې دا خبره بالکل ٹھیک ده، اذان کښې چې سړے خبره کوی کنه جی، چې اذان وشی نو خلق وائی چې دا خبره ٹھیک وه او رښتیا وه۔

جناب سپیکر: رښتیا وه۔ (قہقہہ)

سینیئر وزیر (بلدیات): زه دې د پاره، زه دې د پاره دا عرض کوم چې بله ورځ د سیټھیانو محله کښې دا دوه ورځې مخکښې باران شوے وو او چھت غورزیدلے وو، تقریباً پینځه کسان پکښې شهیدان، مړه شوی وو، شهیدان شوی وو او دا 1122 او لوکل ایډمنسټریشن هغه ټول داسې Quickly، زه تلے ووم هلته نو خلقو دومره زیات د 1122 او د لوکل ایډمنسټریشن ستائینې وکړلې او د حکومت ئے هم ډیره شکریه ادا کړله، نو زه دا وایمه چې داسې مونږ کوشش کوؤ چې دا 1122 چې دے، دا ټوله صوبه کښې داسې، هر یو ډسټرکټ هیډکوارټر کښې مونږه دغه شان یو جوړ کړو چې د خلقو دا کوم پرابلمز دی چې دا زر تر زره حل کړې شی۔ نو زه یو ځل بیا د ټول هاؤس شکریه ادا کوم چې ډیر ښه طریقې سره مونږ دا بل نن پاس کړو۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ یہ اچھی بات ہے، یہ پوری دنیا میں، ہر ملک میں ہے۔ اس کو جتنا اور بھی Strong کریں تو بہت اچھا ہوگا۔ یہ گورنمنٹ کی ایک اچھی Contribution ہے، موجودہ گورنمنٹ کی۔ ایک آخری آئٹم رہتا ہے۔

مجلس قائمہ برائے سائنس ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Munawar Sulthana Bibi, Chairperson, Standing Committee No. 28, on Science and Technology and Information Technology, to please move for adoption of the report of the Committee.

Ms. Munawar Sultana: Thank you very much, Sir. I beg to move that the report of the Standing Committee No. 28, on Science and Technology and Information Technology Department, presented on 11th May 2012, may be adopted? Thank you.

جناب محمد عالمگیر خلیل: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد عالمگیر خلیل: دغه ایوب اشاړی په دیکښې نوم ایوب اشاړی لیکلے دے-----

جناب سپیکر: څه ئے کړی دی؟

ارباب محمد عالمگیر خلیل: ایوب اشاړی ئے لیکلی دی۔

جناب سپیکر: (قہقہہ) جی۔

وزیر اطلاعات: دا چې جی په ریکارډ راولئ۔

محترمہ نورسحر: سر، اسټیبلشمنټ سره مې تعلق دےاو دیکښې چې دے د سوله نه واخله تر اتهاره پورې کسان چې دی، اول په پراجیکټ کښې وواو اوس ئے دوئ ریګولرائز کوی نو بیا خو د پبلک سروس کمیشن هم څه فائده نشته، بیا د میرټ هم څه فائده ونه شوه، بس دا ټول به مونږ داسې ریګولرائز کوؤ، یو خو دا خبره ده۔ دویمه خبره دا ده چې دا صرف د پشاور د پاره دوئ ریګولرائز کوی او د ډی آئی خان پکښې یو کس دے نو یا خو د د ټولې صوبې د پاره دا قانون جوړ شی او یا خو د بیا د پشاور هغه ختم شی۔ دا خو زیاتے دے چې سوله نه واخله اتهاره پورې مونږ ریګولرائز کوؤ او صرف د پشاور د پاره ریګولرائز کوؤ، نو بیا د پبلک سروس کمیشن هم څه فائده نشته او د میرټ هم څه فائده نشته، بس ټول د داسې ریګولرائز شی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب، ایوب خان اشاڑی صاحب۔

جناب محمد ایوب خان (وزیر سائنس ٹیکنالوجی وانفارمیشن ٹیکنالوجی): جی داسې ده جی، دا خو د شپږو کالو نه دا کسان کار کوی جی، درې ټیکنیکل کسان دی، دوه ایډمنسټریټیو سائډ باندې دی نو دا ډائریکټریټ ریګولر دے، لاندے سټاف ئے ریګولر دے، دا پینځه کسان چې دې پروجیکټ کښې وو جی، دا مونږه بیا په ایډهاک باندې کړی دی نو اوس د هغوی د پاره چې کال راځی جی، د کار د پاره د هغوی دغه ژوند چې دے، دا اوس پخول څکه غواړی چې دا کار هغوی په ښه طریقه باندې کوی چې هغوی وائی چې زمونږه یو کال دے نو زه خو وایم چې په دیکښې داسې یو خبره نشته، پینځه کسان دی، انفارمیشن ټیکنالوجی۔

ایک رکن: کمیټئ کړې ده دا فیصله۔

وزیر سائنس ٹیکنالوجی و انفارمیشن ٹیکنالوجی: او کمیټئ جی خپل یو Recommendation ورکړے دے، هغوی به، بل به راځی جی، راوړی او دغه، زه خو وایم چې دا ښه خبره ده چې ټوله اسمبلی چې ده، دا سپورټ کړی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of the Standing Committee No. 28 on Science Technology and

Information Technology may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

(Applause)

میاں نثار گل کاکا خیل (وزیر جیلخانہ جات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی آنریبل میاں نثار گل صاحب، مختصر خبرہ کوئ جی، اذان شوے دے۔

میاں نثار گل کاکا خیل (وزیر جیلخانہ جات): تھینک یو، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! آپ کو یاد ہو گا کہ کل آپ نے تقریباً گیارہ بجے، میں کرک میں تھا، آپ نے مجھے فون بھی کیا تھا۔ میں تو آپ کے ایوان کے سامنے یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ کرک میں شکر الحمد للہ آئل اینڈ گیس دو تین کمپنیاں کام کر رہی ہیں، OGDC اور MOL۔ اس میں تقریباً دس دن سے عوام کا اور OGDC اور MOL کا کچھ تضاد بنا ہوا تھا، مجھے رات کو وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی فون کیا تھا اور ہماری پارٹی کے جو صدر صاحب ہیں، خٹک صاحب، اس نے بھی کہا تھا۔ جناب سپیکر، میں نے خود MD, MOL کو اور MD, OGDC کو لیٹر لکھا تھا اور ساتھ ساتھ پوری جو بھی انتظامیہ تھی، خود ادھر گیا تھا تقریباً آٹھ سو، نو سو عوام ادھر جمع تھے، کافی برے حالات تھے لیکن میں اس فلور پہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جناب سپیکر، OGDC والے جتنے بھی مشران تھے، وہ اسلام آباد سے ادھر آکر، فیصلہ ہو گیا اور تقریباً چار ہزار بیرل یومیہ تیل اور اس کے ساتھ بہت کی گیس راتوں رات مین پائپ لائن ٹرانسمیشن میں چلی گئی لیکن آپ کے حکم کے مطابق Quantity MOL والا کوئی بھی بندہ سوائے CRO کے ادھر نہیں آیا تھا۔ تو پھر عوامی نمائندہ ہو کر ادھر کس طرح MOL کے Behalf پہ میں ایک بات کر سکتا تھا؟ تو سر، اس لئے میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہیں، جو بھی چاہے، مطلب ہم چاہتے ہیں کہ اچھا ماحول ہو کیونکہ شکر الحمد للہ جس جگہ او جی ڈی سی کا Well بن رہا ہے ساتھ ساتھ تقریباً ایک کلو میٹر پہ MOL بھی ادھر کام کر رہی ہے، تو میں یہ وضاحت اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کی طرف سے ایسی کوئی بات نہیں ہے، ہمارے کرک کے عوام شکر الحمد للہ امن پسند ہیں، امن بھی دیتے ہیں لیکن جو میسج پھر لاہور یا اسلام آباد یا اس صوبے میں آتا ہے کہ انہوں نے مطلب ہڑتال کی ہے، کچھ ایسے جائز مطالبات ہوتے ہیں جو کمپنی والے موقع پہ حل نہیں کرتے، پھر اس کی وجہ سے علاقے کے عوام مسائل بناتے ہیں۔ میں اپنے عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سر، آٹھ سو، نو سو لوگ اور وہ

ایگریمنٹ میں آپ کو بھجواؤں گا جو میں نے لکھا ہے اور خود میں 'گارنٹر' بن کے، وہ وقوعہ میں نے کھلوادیا، اس لئے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ MOL کو انسٹرکشنز دی جائیں۔ ٹھیک ہے وہ فارن لوگ ہیں، ہم ان کی عزت کرتے ہیں لیکن اس کے پاکستانی آفیسر ز اسلام آباد سے اگر کرک آیا کریں تو میرے خیال میں مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر: میں، میاں نثار گل صاحب، آپ کا ذاتی طور پر بھی مشکور ہوں اور ایک بہت اہم قومی ذمہ واری آپ نے نبھائی۔ یہ ایک National loss ہو رہا تھا اور ہر محب وطن پاکستانی کو اور آپ جیسے ذمہ دار وزیر صاحب کو اور پھر آپ کے ساتھیوں کو جنہوں نے بھی یہ تعمیری کردار ادا کیا اور کل یہ ہڑتال ختم کروائی، ادھر معاملہ سدھار لیا، میں بھی آپ کو یقین دلاتا ہوں ان شاء اللہ کہ آپ نے جو بھی ادھر معاہدہ کیا ہے، جو بھی وہاں وعدے پبلک کے ساتھ کئے ہیں، ان شاء اللہ MOL ہو یا ادھر جو بھی OGDC یا SNGPL یا جو بھی ڈیپارٹمنٹ ہے، ان شاء اللہ میں آپ کے ساتھ کھڑا رہوں گا اور وہ پورے معاہدے جو آپ کی 'کمٹمنٹ' ہوئی ہے، وہ ان شاء اللہ ان سے منظور کروائیں گے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: یہ آپ نے بہت اچھا کام کیا ہے، کل آپ نے بہت Positive role ادا کیا ہے۔
The Sitting is adjourned till 05:00 pm of Monday evening, 10-09-2012. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز سوموار مورخہ 10 ستمبر 2012ء بعداز دوپہر پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

سوال نمبر 13 منجانب محترمہ نور سحر، رکن اسمبلی:

کیا وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف)۔ محکمہ نے مرغیوں / جانوروں کیلئے مختلف فارم بنائے ہیں؛

(ب)۔ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ چار سالوں میں مذکورہ فارموں کی تفصیل، جانوروں کی تعداد اور دودھ انڈوں اور چوزوں سے ہونے والی آمدنی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جواب

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ محکمہ نے مرغیوں / جانوروں کیلئے مختلف فارم بنائے ہیں۔

(ب) اس ضمن میں مختلف فارمز کی گزشتہ چار سالوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(i) کیٹل بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ہری چند ضلع چارسدہ خیبر پختونخواہ: یہ فارم 1982ء میں ہالینڈ گورنمنٹ کے تعاون سے قائم ہوا۔ اس فارم میں فریزین، جرسی اور ان سے پیدا ہونے والی مخلوط نسل کے جانور برائے افزائش رکھے گئے ہیں، سانڈ پیدا ہوئے جو نہ صرف افزائش نسل کیلئے Semen Production Unit میں استعمال ہوئے بلکہ عام زمینداروں کو بھی سرکاری نرخ پر فراہم کئے گئے۔ اب تک 1200 کے قریب اعلیٰ نسل کے فارم میں موجود جانوروں کی تفصیل:

گائیں

کل تعداد	نسل					قسم
	F1	A	FxS	J	HF	
81	09	37	12	08	15	سانڈ
304	26	90	11	68	109	گائے
385	03	127	23	76	124	جانوروں کی کل تعداد

آمدن

2011-12	2010-11	2009-10-	2008-09	2007-08	مالی سال
132660	198142	202121	207611.5	196092	دودھ کی پیداوار (لیٹر میں)
480733	9886305	12331034	8107806	6077809	کل وصول شدہ رقم (روپے میں)

(2)۔لائیوسٹاک تجرباتی فارم جابہ مانسہرہ:

یہ فارم 1954ء میں قائم کیا گیا اس فارم پر ریمبولے نسل کی بھیڑیں جو امریکہ سے درآمد کی گئیں تھیں رکھی گئی ہیں۔ ہر سال اعلیٰ نسل کے مینڈھے اور بھیڑیں خواہش مند زمینداروں کو قیمتاً دیئے جاتے ہیں۔ اب تک پانچ ہزار کے قریب جانوروں کو ملاکنڈ، ہزارہ اور آزاد کشمیر کے زمینداروں کو فراہم کئے جاچکے ہیں۔ جس سے نہ صرف اون اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے بلکہ کسانوں کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

فارم میں موجود جانوروں کی تفصیل:

قسم	ریمبولے	رمغانی	کاغانی	کل تعداد
مینڈھے	16	09	07	32
بھیڑیں	130	120	59	309
لیلے	34	35	12	81
لیلیاں	43	37	17	97

بکریاں

قسم	بیتل	کاغانی	انگورا	سورگل	دامانی	کل تعداد
بکرے	11	01	06	01	01	20
بکریاں	49	15	03	05	05	77
نر بچے	03	0	01	0	0	04
مادہ بچے	18	03	0	0	0	21

گائیں

قسم	اچھی	جرسی	تعداد
سانڈ	01	01	02
گائے	08	0	08
نر بچے	05	0	05
مادہ بچے	03	0	03
کل تعداد	17	01	18

آمدن:

مالی سال	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12
کل وصول شدہ رقم (روپے میں)	959518	259632	2111666	941417

(3)۔بفیلو بریڈنگ اینڈ ڈیری فارم ڈیرہ اسماعیل خان:

یہ فارم 2006ء میں بھینسوں کی افزائش نسل کیلئے قائم ہوا۔اس فارم میں نیلی راوی اور کنڈی نسل کے جانور رکھے گئے ہیں۔یہاں پر اب تک تیس کے قریب اعلیٰ نسل کے سانڈ پیدا کئے جا چکے ہیں جو علاقے کے کسانوں کو قیمتاً دیئے گئے۔

فارم میں موجود جانوروں کی تفصیل:

بھینسیں:

قسم	نیلی راوی	کنڈی	کل تعداد
سانڈ	01	02	03
بھینس	25	05	03

بچھڑے

نر	09	01	10
مادے	12	04	16
کل جانوروں کی تعداد	47	12	59

آمدن

مالی سال	2007-08	2008-09	2009-10	2010-11	2011-2012
دودھ کی آمدنی	842032	817088	910496	694601	983030
جانوروں کی فروخت پر آمدنی	-	844000	214200	-	195000
کل وصول شدہ رقم(روپے میں)	842032	1661088	1124696	694601	1178030

(4)۔گورنمنٹ پولٹری فارم پشاور

یہ فارم 72-1971ء میں مرغیوں کی افزائش نسل کیلئے قائم کیا گیا۔ہر سال ترقی دادہ مرغیوں کے چوزے اور انڈے پیدا کر کے زمینداروں کو مہیا کئے جاتے ہیں۔ جبکہ خوراک کیلئے انڈے عوام کو فروخت کئے جاتے ہیں۔

موجودہ مرغیوں کی تعداد 3281

آمدن

مالی سال	2008-09	2009-10	2010-11	2011-12
مرغیوں سے حاصل	573140	508250	1483425	346151

ہونے والی رقم				
انڈوں سے حاصل ہونے والی رقم	44400	1906837	1803890	1320240
کل وصول شدہ رقم (روپے میں)	390551	3390262	2312140	1893380